سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2012

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2012

(سوموار5، منگل6، بدھ7، جمعرات8۔نومبر2012)

(یوم الاثنین19، یوم الثلاثہ20، یوم الاربعاء21، یوم الخمیس22۔ذوالحج1433ھ)

پندرھویں اسمبلی : بیالیسواں اجلاس

جلد42: شمارہ جات : 1تا4

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

بیالیسواں اجلاس

سوموار،5۔نومبر2012

جلد 42:شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	------------	1
2۔	ایجنڈا	------------	3
3۔	ایوان کے عہدے دار	------------	5
4۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	------------	11
5۔	نعت رسول مقبولﷺ	------------	12
6۔	چیئرمینوں کا پینل	------------	13

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	حلف	
7۔	نو منتخب ممبران اسمبلی کا حلف ------------	13
	سوالات (محکمہ صحت)	
8۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	19
9۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	37
10۔	کورم کی نشاندہی ------------	67
	منگل،6۔نومبر2012	
	جلد 42: شمارہ 2	
11۔	ایجنڈا ------------	70
12۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	72
13۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	73
	سوالات (محکمہ جات امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت)	
14۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	74
15۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	107
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
16۔	مسودہ قانون انسانی اعضاء اور ٹشوز کی پیوندکاری پنجاب مصدرہ 2012 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	113
17۔	مسودہ قانون (ترمیم) سوشل سروسز بورڈ پنجاب مصدرہ 2012 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سماجی بہبود و ترقی خواتین و بیت المال کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	113
18۔	مسودہ قانون (چوتھی ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2012 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	114

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
19۔	مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب سروسز ٹربیونل مصدرہ 2012 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا -----------	114
	تحاریک التوائے کار	
20۔	ڈی پی ایس بورے والا میں خلاف پالیسی پرنسپل کی تعیناتی (۔۔۔جاری) -----------	115
21۔	صوبہ کے بجٹ پر بوجھ کم کرنے کے لئے جیلوں میں قیدیوں کی تعداد کم سے کم کرنے کے لئے ٹھوس پالیسی اپنانے کا مطالبہ -----------	117
22۔	سب ڈویژن مانگٹانوالہ کے راجباہ سیدوالا اور راجباہ علی بج سے بااثر افراد کا پانی چوری کرنا (۔۔۔جاری) -----------	121
23۔	تعلیمی بورڈ لاہور کی جانب سے نویں کلاس کی رجسٹریشن نہ کرنے سے ہزاروں طلباء وطالبات کا مستقبل تباہ ہونے کا خدشہ -----------	122
24۔	سینئر سبجیکٹ سپیشلسٹ (فزیکل ایجوکیشن) خواتین ومرد کی پروفارما پروموشن کا مطالبہ -----------	124
25۔	سنٹرل جیل کوٹ لکھپت لاہور کی باؤنڈری (سکیورٹی) وال کی تعمیر میں عملہ کی ملی بھگت سے ناقص مٹیریل کا استعمال -----------	125
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
26۔	مسودہ قانون (ترمیم) موشن پکچرز پنجاب مصدرہ 2012 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے کلچر اینڈ یوتھ افیئرز کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا -----------	129
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
27۔	حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 2006,2007,2008 2009 اور آڈٹ رپورٹ DRAPP برائے سال 2008-09 پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع -----------	130

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	قرار دادیں (مفاد عامہ سے متعلق)		
28۔	صوبہ بھر میں پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا پر جعلی پیروں، عاملوں اور ڈاکٹروں کے اشتہارات پر پابندی کا مطالبہ	-----------	136
29۔	کورم کی نشاندہی	-----------	136
	بدھ، 7۔نومبر 2012		
	جلد 42: شمارہ 3		
30۔	ایجنڈا	-----------	139
31۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-----------	143
32۔	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	144
	سرکاری کارروائی		
33۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	-----------	145
	پوائنٹ آف آرڈر		
34۔	شوگر ملوں کی جانب سے کرشنگ میں تاخیر سے گندم کی کاشت کے رقبہ میں کمی کا خدشہ	-----------	146
	بحث		
35۔	ائر مارشل (ریٹائرڈ) محمد اصغر خان کیس پر عام بحث	-----------	149
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)		
36۔	مسودہ قانون زکوٰۃ و عشر پنجاب مصدرہ 2012 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زکوٰۃ و عشر کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	-----------	179
37۔	کورم کی نشاندہی	-----------	180

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	جمعرات،8۔نومبر 2012	
	جلد 42:شمارہ 4	
38۔	ایجنڈا ------------	182
39۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ------------	188
40۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	189
	تعزیت	
41۔	سابق ممبر اسمبلی جناب اعجاز احمد شیخ کی وفات پر دعائے مغفرت ------------	190
	سوالات (محکمہ خوراک)	
42۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	192
43۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	232
	تحاریک التوائے کار	
44۔	وفاقی حکومت کے ملازمین کی طرح صوبائی ملازمین کے کنوینس الاؤنس میں اضافے کا مطالبہ ------------	254
45۔	لاہور میں مقبرہ مہابت خان آثار قدیمہ کی عدم توجہی کی بناء پر ٹوٹ پھوٹ کا شکار ------------	256
46۔	رزلٹ کارڈ میں کسی مضمون میں سٹار لگنے کی بناء پر داخلہ نہ ملنے پر طلباء وطالبات کو پریشانی کا سامنا ------------	259
47۔	ہربنس پورہ لاہور میں ریونیو عملہ کی ملی بھگت سے سرکاری زمینوں کی ناجائز خرید وفروخت میں اضافہ ------------	260
48۔	زیر زمین پانی کی سطح نیچے جانے کی وجہ سے واسا کو اربوں روپے کا نقصان اور صارفین کو پریشانی کا سامنا ------------	261
49۔	کورم کی نشاندہی ------------	264

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سرکاری کارروائی	
	رپورٹیں(جو پیش ہوئیں)	
50۔	رپورٹ مدبندی حسابات برائے محکمہ جنگلات بابت سال07۔2006کا پیش کیا جانا ------------	265
51۔	رپورٹ مدبندی حسابات برائے محکمہ جنگلات بابت سال08۔2007کا پیش کیا جانا ------------	265
52۔	رپورٹ مدبندی حسابات برائے محکمہ جنگلات بابت سال11۔2010کا پیش کیا جانا ------------	266
53۔	آڈٹ رپورٹ بابت حسابات مالیہ وصولی برائے آڈٹ سال12۔2011کا پیش کیا جانا ------------	266
54۔	آڈٹ رپورٹ بابت حسابات برائے آڈٹ سال12۔2011کا پیش کیا جانا ------------	266
	مسودات قانون(جو متعارف ہوئے)	
55۔	مسودہ قانون(ترمیم)مالیہ اراضی پنجاب مصدرہ2012 ------------	267
56۔	مسودہ قانون لائیو سٹاک بریڈنگ پنجاب مصدرہ2012 ------------	267
57۔	مسودہ قانون پرائیویٹ ایجوکیشن کمیشن پنجاب مصدرہ2012 ------------	268
58۔	مسودہ قانون بلڈنگ کنٹرول اینڈ ہاؤسنگ سکیمز ریگولیٹری اتھارٹی پنجاب مصدرہ2012 ------------	268
59۔	مسودہ قانون(ترمیم)کام کی جگہ پر خواتین کو ہراساں کرنے کے خلاف تحفظ، پنجاب مصدرہ2012 ------------	269
60۔	مسودہ قانون تقسیم غیر منقولہ جائیداد، پنجاب مصدرہ2012 ------------	269
61۔	مسودہ قانون کینال ہیریٹیج پارک لاہور مصدرہ2012 ------------	270
62۔	مسودہ قانون کو فوری زیر غور لانے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	270

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	مسودات قانون(جو زیر غور لائے گئے)		
63۔	مسودہ قانون(ترمیم)صوبائی موٹر گاڑیاں مصدرہ2012	------------	277
64۔	کورم کی نشاندہی	------------	288
65۔	مسودہ قانون(ترمیم)صوبائی موٹر گاڑیاں مصدرہ2012(۔۔۔جاری)	------------	289
66۔	مسودہ قانون میٹرو بس اتھارٹی پنجاب مصدرہ2012	------------	292
67۔	کورم کی نشاندہی	------------	318
68۔	مسودہ قانون میٹرو بس اتھارٹی پنجاب مصدرہ2012(۔۔۔جاری)	------------	318
69۔	کورم کی نشاندہی	------------	334
70۔	مسودہ قانون میٹرو بس اتھارٹی پنجاب مصدرہ2012(۔۔۔جاری)	------------	334
71۔	مسودہ قانون کو فوری زیر غور لانے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک	------------	358
72۔	مسودہ قانون(ترمیم)انسانی اعضاء اور ٹشوز کی پیوند کاری پنجاب مصدرہ2012	------------	360
73۔	مسودہ قانون(ترمیم)یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز لاہور مصدرہ2012	------------	364
74۔	مسودہ قانون کو فوری زیر غور لانے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک	------------	367
75۔	مسودہ قانون(چوتھی ترمیم)لوکل گورنمنٹ پنجاب مصدرہ2012	------------	368
76۔	مسودہ قانون(ترمیم)پبلک سیکٹر یونیورسٹیز مصدرہ2012	------------	370
77۔	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ	------------	376
78۔	انڈکس		

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(123)/2012/764. Dated. 2nd November. 2012.The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

> "In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Sardar Muhammad Latif Khan Khosa**, Governor of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on Monday, 5th November 2012 at 3.00 pm in the Provincial Assembly Chambers Lahore.

Dated Lahore, the 02nd November, 2012

SARDAR MUHAMMAD LATIF KHAN KHOSA
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،5۔نومبر2012

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبولﷺ

سوالات

(محکمہ صحت)

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

توجہ دلاؤنوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) مسودات قانون کاپیش کیاجانا

1۔ مسودہ قانون(ترمیم)مالیہ اراضی پنجاب2012

ایک وزیر مسودہ قانون(ترمیم)مالیہ اراضی پنجاب2012ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون پنجاب لائیوسٹاک بریڈنگ2012

ایک وزیر مسودہ قانون پنجاب لائیوسٹاک بریڈنگ2012ایوان میں پیش کریں گے۔

3۔ مسودہ قانون پرائیویٹ ایجوکیشن کمیشن پنجاب2012

ایک وزیر مسودہ قانون پرائیویٹ ایجوکیشن کمیشن پنجاب2012ایوان میں پیش کریں گے۔

4۔ مسودہ قانون بلڈنگ کنٹرول اینڈہاؤسنگ سکیمزریگولیٹری اتھارٹی پنجاب2012

ایک وزیر مسودہ قانون بلڈنگ کنٹرول اینڈہاؤسنگ سکیمزریگولیٹری اتھارٹی پنجاب،2012ایوان میں پیش کریں گے۔

5۔ مسودہ قانون(ترمیم)کام کی جگہ پرخواتین کوہراساں کرنے کے خلاف تحفظ،پنجاب2012

ایک وزیر مسودہ قانون(ترمیم)کام کی جگہ پرخواتین کوہراساں کرنے کے خلاف تحفظ،پنجاب2012 ایوان میں پیش کریں گے۔

4

6۔ مسودہ قانون تقسیم غیر منقولہ جائیداد، پنجاب 2012

ایک وزیر مسودہ قانون تقسیم غیر منقولہ جائیداد، پنجاب، 2012 ایوان میں پیش کریں گے۔

7۔ مسودہ قانون کینال ہیریٹیج پارک لاہور 2012

ایک وزیر مسودہ قانون کینال ہیریٹیج پارک لاہور، 2012 ایوان میں پیش کریں گے۔

(بی) مسودات قانون پر غور وخوض اور ان کی منظوری

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) پبلک سیکٹر یونیورسٹیاں 2012 (مسودہ قانون نمبر 13 بابت 2012)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) پبلک سیکٹر یونیورسٹیاں 2012، جیسا کہ قائمہ کمیٹی برائے تعلیم نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) پبلک سیکٹر یونیورسٹیاں 2012 منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون (ترمیم) یونیورسٹی آف ویٹرینری اینڈ اینیمل سائنسز لاہور، 2012 (مسودہ قانون نمبر 15 بابت 2012)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) یونیورسٹی آف ویٹرینری اینڈ اینیمل سائنسز لاہور 2012، جیسا کہ قائمہ کمیٹی برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) یونیورسٹی آف ویٹرینری اینڈ اینیمل سائنسز لاہور 2012 منظور کیا جائے۔

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

1- ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	رانامحمداقبال خان
جناب ڈپٹی سپیکر	:	رانامشہوداحمد خان
قائدایوان	:	میاں محمد شہباز شریف
قائد حزب اختلاف	:	راجہ ریاض احمد

2- چیئرمینوں کا پینل

1-	ڈاکٹراسداشرف،ایم پی اے	پی پی-138
2-	مہراشتیاق احمد،ایم پی اے	پی پی-150
3-	ملک نوشیرخان انجم لنگڑیال،ایم پی اے	پی پی-235
4-	محترمہ انبساط حامد،ایم پی اے	ڈبلیو-359

3- کابینہ

1-	راناثناءاللہ خان	:	وزیرقانون وپارلیمانی امور، مال اور مقامی حکومت ودیہی ترقی *
2-	میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن	:	وزیرآبکاری ومحصولات، ہائرایجوکیشن، سکولزایجوکیشن *، خواندگی وغیررسمی بنیادی تعلیم *، ٹرانسپورٹ *وزیرخزانہ

- مورخہ 3-مارچ2011 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس مورخہ 14-مارچ2011تفویض کیاگیا۔
- مورخہ 15-مارچ2011 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس مورخہ(5تا8-نومبر2012)تفویض کیاگیا۔

6

3۔	چودھری عبدالغفور	:	وزیر منصوبہ بندی و ترقیات کانکنی و معدنیات اور توانائی*
4۔	حاجی احسان الدین قریشی	:	وزیر مذہبی امور و اوقاف، بیت المال محنت اور ہاؤسنگ اینڈ اربن ڈویلپمنٹ*
5۔	ملک ندیم کامران	:	وزیر زکوٰۃ و عشر
6۔	سردار دوست محمد خان کھوسہ	:	وزیر صنعت
7۔	ملک احمد علی اولکھ	:	وزیر زراعت، امداد باہمی، لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ، جنگلات، ماہی گیری و جنگلی حیات، سیاحت و ترقی تفریحی مقامات اور آبپاشی و قوت برقی*
8۔	ملک محمد اقبال چنڑ	:	وزیر جیل خانہ جات

7

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔	چودھری محمد ایاز	:	داخلہ
2۔	محترمہ عفت لیاقت علی خان	:	ترقی خواتین
3۔	چودھری ندیم خادم	:	محنت
4۔	چودھری عبدالرزاق ڈھلوں	:	مقامی حکومت وکمیونٹی ڈویلپمنٹ
5۔	جناب کرم الٰہی بندیال	:	کوآپریٹوز
6۔	جناب محمد آصف ملک	:	ریلیف اینڈکرائسز مینجمنٹ
7۔	جناب عبدالحفیظ خان	:	زکوٰۃ وعشر اور بیت المال
8۔	راؤکاشف رحیم خان	:	ہائرایجوکیشن
9۔	جناب ظفراقبال ناگرا	:	ہاؤسنگ وشہری ترقی
10۔	ملک محمد نواز	:	سماجی بہبود
11۔	جناب محمد مسعود لالی	:	آبپاشی
12۔	جناب افتخار احمد خان	:	مذہبی امور و اوقاف
13۔	سردار محمد ایوب خان گادھی	:	ایس اینڈجی اے ڈی
14۔	محترمہ نازیہ راحیل	:	خصوصی تعلیم
15۔	جناب عمران خالد بٹ	:	پبلک پراسیکیوشن
16۔	جناب محمد سعید مغل	:	خوراک
17۔	محترمہ شازیہ اشفاق مٹو	:	ایم پی ڈی ٹی
18۔	چودھری محمد اسداللہ	:	توانائی

- بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن No.Legis:4-42/2009 مورخہ 31۔جنوری2009 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

8

19- جناب محمد اخلاق	:	سکولز ایجوکیشن
20- جناب محمد آجاسم شریف	:	آبکاری و محصولات
21- ڈاکٹر سعید الٰہی	:	صحت
22- جناب محمد تجمل حسین	:	صنعت
23- جناب محمد خرم گلفام	:	ٹرانسپورٹ
24- پیر محمد اشرف رسول	:	جنگلات، جنگلی حیات و ماہی گیری
25- جناب غلام نبی	:	کامرس و تجارت
26- راناتنویر احمد ناصر	:	پی اینڈ ڈی
27- رانامحمد ارشد	:	امور نوجواناں، کھیل، تاریخی مقامات و سیاحت
28- جناب احسن رضا خان	:	خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم
29- جناب عامر سعید انصاری	:	جیل خانہ جات
30- جناب عبدالوحید چودھری	:	خزانہ
31- ڈاکٹر فرخ جاوید	:	انفارمیشن
32- جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا	:	مواصلات و تعمیرات
33- سردار میر بادشاہ خان قیصرانی	:	ماحولیات
34- سردار شیر علی خان گورچانی	:	کالونیز واشتمال اراضی
35- ملک احمد کریم قسور لنگڑیال	:	لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
36- سید باسط احمد سلطان	:	سی ایم آئی ٹی
37- سردار قیصر عباس خان مگسی	:	مال
38- سردار ملک جہانزیب وارن	:	وزیر اعلیٰ معائنہ ٹیم

9

39-	میاں محمد کاظم علی پیرزادہ	:	کانکنی اور معدنیات
40-	میاں فدا حسین وٹو	:	بیت المال
41-	جناب آصف منظور موہل	:	زراعت
42-	ڈاکٹر عاصمہ ممدوٹ	:	بہبود آبادی
43-	جناب جوئیل عامر سہوترا	:	انسانی حقوق و اقلیتی امور
44-	جناب خلیل طاہر سندھو	:	قانون و پارلیمانی امور

5- ایڈووکیٹ جنرل

جناب اشتر اوصاف

6- ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	جناب مقصود احمد ملک
سپیشل سیکرٹری	:	ڈاکٹر ملک آفتاب مقبول جوئیہ

11

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا بیالیسواں اجلاس

سوموار،5-نومبر2012

(یوم الاثنین،19-ذوالحج1433ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 5بج کر12منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر رانامشہود احمد خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ o

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِۦ ۖ وَمَنْ أَسَآءَ فَعَلَيْهَا ۖ
ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ ﴿١٥﴾ وَلَقَدْ ءَاتَيْنَا بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ ٱلْكِتَٰبَ
وَٱلْحُكْمَ وَٱلنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنَٰهُم مِّنَ ٱلطَّيِّبَٰتِ وَفَضَّلْنَٰهُمْ عَلَى
ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿١٦﴾ وَءَاتَيْنَٰهُم بَيِّنَٰتٍ مِّنَ ٱلْأَمْرِ ۖ فَمَا ٱخْتَلَفُوٓا۟ إِلَّا
مِنۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ ٱلْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِى
بَيْنَهُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ فِيمَا كَانُوا۟ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿١٧﴾ ثُمَّ جَعَلْنَٰكَ
عَلَىٰ شَرِيعَةٍ مِّنَ ٱلْأَمْرِ فَٱتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَآءَ ٱلَّذِينَ
لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٨﴾ إِنَّهُمْ لَن يُغْنُوا۟ عَنكَ مِنَ ٱللَّهِ شَيْـًٔا ۚ وَإِنَّ ٱلظَّٰلِمِينَ
بَعْضُهُمْ أَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۖ وَٱللَّهُ وَلِىُّ ٱلْمُتَّقِينَ ﴿١٩﴾

سورة الجَاثيَة آيات 15تا19

جو کوئی عمل نیک کرے گا تو اپنے لئے۔اور جو برے کام کرے گا تو ان کا ضرر اسی کو ہو گا۔پھر تم اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جاؤ گے (15)اور ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب (ہدایت)اور حکومت اور نبوت بخشی اور پاکیزہ چیزیں عطا فرمائیں اور اہل عالم پر فضیلت دی (16)اور ان کو دین کے بارے میں دلیلیں عطا کیں۔تو انہوں نے جو اختلاف کیا تو علم آ چکنے کے بعد آپس کی ضد سے کیا۔بے شک تمہارا پروردگار قیامت کے دن ان میں ان باتوں کا جن میں وہ اختلاف کرتے تھے فیصلہ کرے گا(17)پھر ہم نے تم کو دین کے کھلے رستے پر (قائم)کر دیا تو اسی (رستے)پر چلے چلو اور نادانوں کی خواہشوں کے پیچھے نہ چلنا(18)یہ اللہ کے سامنے تمہارے کسی کام نہیں آئیں گے۔اور ظالم لوگ ایک دوسرے کے دوست ہوتے ہیں۔اور اللہ پرہیزگاروں کا دوست ہے(19)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اے ختم رُسل اے شاہِ زمن اے پاک نبی ﷺ رحمت والے
تو جانِ سُخن موضوعِ سُخن اے پاک نبی ﷺ رحمت والے
اے عقدہ کشائے کون و مکاں تیرے وصف نہیں محتاجِ بیاں
عاجز ہے زباں قاصر ہے دہن اے پاک نبی ﷺ رحمت والے
اے بدر و حنین کے رہنما اے فاتح خیبر کے مولا
تیرا ایک اشارہ کفر شکن اے پاک نبی ﷺ رحمت والے

جناب ڈپٹی سپیکر: میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

جناب سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے۔

1۔	ڈاکٹر اسد اشرف، ایم پی اے	پی پی۔138
2۔	مہر اشتیاق احمد، ایم پی اے	پی پی۔150
3۔	ملک نوشیر خان انجم لنگڑیال، ایم پی اے	پی پی۔235
4۔	محترمہ انبساط حامد، ایم پی اے	ڈبلیو۔359

سید ناظم حسین شاہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

حلف

نومنتخب ممبران اسمبلی کا حلف

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ابھی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا۔ حلف ہو جانے کے بعد ٹائم دوں گا۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ تین منتخب ممبران مخدوم سید مرتضیٰ محمود، محترمہ رابعہ رحمٰن اور محترمہ شازیہ عابد حلف لینے کے لئے چیمبر میں موجود ہیں۔ ان سے استدعا ہے کہ اپنی نشست پر کھڑے ہو کر حلف لے لیں اور اس کے بعد حلف کے رجسٹر پر دستخط فرمائیں۔

(اس مرحلہ پر نومنتخب معزز ممبران اسمبلی مخدوم سید مرتضیٰ محمود، محترمہ رابعہ رحمٰن اور محترمہ شازیہ عابد نے حلف لیا)

سید ناظم حسین شاہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ صاحب! آپ تو ماشاء اللہ اتنے سینئر ہیں اور سب جانتے ہیں۔ پہلے نو منتخب ممبران کے دستخط ہو جائیں کیونکہ ابھی تک یہ ایوان میں strangers ہیں۔ جب تک اِن کے دستخط نہیں ہو جاتے تب تک کوئی کارروائی یا بات نہیں ہو سکتی۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! بہت ہی اہم مسئلہ ہے۔ مجھے بات کر لینے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ جب تک اِن کے دستخط نہیں ہو جاتے تب تک These people are strangers in the House. دستخط ہو جانے کے بعد ایوان کی کارروائی شروع ہو گی۔

(اس مرحلہ پر نو منتخب معزز ممبران اسمبلی مخدوم سید مرتضیٰ محمود، محترمہ رابعہ رحمٰن اور محترمہ شازیہ عابد نے حلف رجسٹر پر اپنے دستخط ثبت کئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: مخدوم سید مرتضیٰ محمود صاحب! آپ کوئی بات کرنا چاہیں گے ؟

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! میں نے بھی آپ سے پوائنٹ آف آرڈر مانگا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ صاحب! آپ اتنے سینئر پارلیمنٹیرین ہیں۔ آج بولنے کے لئے پہلے اِن کا حق ہے۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! اگر آپ مجھے seniority دیتے ہیں تو پھر مجھے preference دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آج جس طرح کسی شادی کا کوئی دُولہا ہوتا ہے اسی طرح آج انہیں ٹائم دینا ان کا حق ہے۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! میری صرف ایک منٹ کی بات ہے جو پورے ایوان کی بات ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! اتنی دیر میں تو میری بات ختم ہو جانی تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں! ویسے یہ precedents کے خلاف ہے۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! یہ آپ کا اختیار ہے اور میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری ہر قدم پر تذلیل ہو رہی ہے۔ میں آپ کی توجہ چاہوں گا کیونکہ ہر ممبر کو یہ کہا گیا ہے کہ وہ دہری شہریت کے حوالے سے سیکرٹری اسمبلی کے سامنے آکر دستخط کرے۔ میں آپ کے نوٹس میں یہ لانا چاہتا ہوں بلکہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ہمارا status کیا ہے اور سیکرٹری اسمبلی کا کیا ہے ؟ دیکھیں اس طریقے سے ہماری قدم

قدم پر تذلیل کر کے ہمیں یہ کیا،message convey کرنا چاہتے ہیں؟ ہم اس اسمبلی کے معزز ممبر ہیں یا بستہ الف کے بد معاش ہیں؟(شیم، شیم)

جناب سپیکر! میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ اس ایوان میں رانا صاحب سے پوچھ لیں کہ یہ قرارداد ہونی چاہئے۔ چیف الیکشن کمشنر کو یہ message دینا چاہئے کہ ہر بات پر ہماری تذلیل کا عنصر پیدا نہ کریں۔ اگر وہ کریں گے تو ہم بھی What are we? We are the law-makers. They are not the law-makers.

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ صاحب! آپ کا point آ گیا ہے۔۔۔

سید ناظم حسین شاہ: نہیں۔ جناب سپیکر! دیکھیں they just execute اور اس کے بعد پتا نہیں کہ اور اجلاس ہو گا کہ نہیں؟ آپ کون سے precedents create کر رہے ہیں؟ ممبر کو استحقاق ہے کہ اسمبلی کے سیشن سے 15 دن پہلے اور 15 دن بعد کوئی عدالت اسے طلب نہیں کر سکتی اور آپ اسے دیکھ لیں کہ یہ ایک ممبر کا privilege ہے۔ اب ہمارا status کیا ہے، order of precedent کیا ہے؟ آپ دیکھیں order of precedent کا۔ سیکرٹری صاحب کا ہمیں احترام ہے، عزت ہے اور سب کچھ ہے مگر ہمیں اس طریقے سے reduce نہ کیا جائے کہ ہم ان کے سامنے آ کر دستخط کریں، ہماری credibility کو اتنا doubtful نہ بنایا جائے۔ آپ Custodian of the House ہیں تو یہ کون سا message دینا چاہتے ہیں۔ ٹھیک ہے انہوں نے دستخط کرانے تھے تو ہمیں فارم بھیج دیتے جس پر ہم دستخط کر دیتے۔ اگر کسی کے متعلق doubt ہوتا، اگر وہ غلط کرتا ہے تو وہ اس کے خلاف action لیتے۔ میری آپ سے یہی گزارش ہے، رانا صاحب بھی آ جاتے ہیں تو یہ ایک قرارداد ہونی چاہئے اور آئندہ اگر اس قسم کی تذلیل کی گئی تو ہم اسے accept نہیں کریں گے اور ہر طریقے سے ہم اسے oppose کریں گے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، مخدوم سید مرتضیٰ محمود صاحب!۔۔۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! پہلے خواتین کو بات کرنے کا موقع دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں decorum کا خیال رکھیں کیونکہ precedent یہ ہے کہ جب نئے ممبر آتے ہیں تو انہیں ہمیشہ موقع دیا جاتا ہے۔ مخدوم سید مرتضیٰ محمود صاحب!

مخدوم سید مرتضیٰ محمود: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر اور respectable Parliamentarians السلام علیکم۔ سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کروں گا اور اپنی عوام کا

شکریہ ادا کروں گا جنہوں نے مجھے یہاں منتخب کر کے بھیجا۔ باقی چھوٹی بڑی سب پارٹیوں کا شکریہ ادا کروں گا کہ انہوں نے میرے خلاف کسی کو ٹکٹ نہیں دیا جس کی وجہ سے میں unopposed elect ہوا۔ میرے دادا مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب یہاں بولتے رہے، میرے والد صاحب یہاں بولتے رہے اور جنوبی پنجاب کی عوام کی نمائندگی کرتے رہے ہیں اور انشاء اللہ میں بھی اسی جوش و جذبے سے اپنی عوام کی اور جنوبی پنجاب کی نمائندگی کروں گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں آخر میں اپنے رب سے یہ دعا کروں گا کہ وہ مجھے یہ طاقت اور صلاحیت دے کہ میں اپنی عوام کی خدمت کر سکوں اور ہم سب اپنی عوام اور ملک کی خدمت کر سکیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ رابعہ رحمٰن صاحبہ!

محترمہ رابعہ رحمٰن: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا اور اپنی قیادت چودھری شجاعت حسین صاحب، چودھری پرویز الٰہی صاحب اور مونس الٰہی صاحب کی شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے مجھے موقع دیا۔ میں اپنی پارٹی کی ہدایات کے مطابق انشاء اللہ کام کروں گی اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامیابی عطا فرمائے گا۔ انشاء اللہ

(اس مرحلہ پر معزز ممبران اسمبلی مسلم لیگ (ق) کی جانب سے
چودھری پرویز الٰہی زندہ باد کی نعرہ بازی)

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ شازیہ عابد صاحبہ!

محترمہ شازیہ عابد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کروں گی کہ آج یہاں میں معزز ممبران کے درمیان موجود ہوں۔ میں اپنی گفتگو کا آغاز شہید بی بی اور شہید بھٹو صاحب کے نام سے کروں گی۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران اسمبلی پاکستان پیپلز پارٹی کی جانب سے
"زندہ ہے بی بی زندہ ہے، کل بھی بی بی زندہ تھی آج بھی بی بی زندہ ہے،
کل بھی بھٹو زندہ تھا آج بھی بھٹو زندہ ہے، جب تک سورج چاند رہے گا
بھٹو تیرا نام رہے گا" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر! یہ محترمہ شہید بی بی کا vision ہے اور محترمہ شہید بی بی کی دوررس سوچ کا نتیجہ ہے کہ آج جمہوریت کی بقاء ہے اور آج پاکستان میں جمہوریت قائم ہے اور اسی جمہوریت کی وجہ سے ہم

سب یہاں موجود ہیں۔ میں یہاں لاہور 12 گھنٹے کا سفر طے کر کے آئی ہوں۔ کیا ہی اچھا ہوتا کہ یہ اسمبلی آج بہاولپور یا ملتان میں ہمیں بلاتی اور ہم وہاں جاتے۔(نعرہ ہائے تحسین)

یہاں تخت لاہور میں آ کر ہم دیکھتے ہیں کہ شاندار roads ہیں جن پر اربوں، کھربوں ڈالر خرچ ہو رہے ہیں مگر آپ وہاں صوبہ کے آخری ضلع میں آ کر دیکھیں جہاں infrastructure نہیں، جہاں ہسپتال نہیں، جہاں roads نہیں۔(شیم، شیم)

ہمارے ضلع کے عوام کا خون نچوڑ کر عیاشیوں پر لگا دیا جاتا ہے۔(شیم، شیم)

(اس مرحلہ پر معزز حکومتی ممبران کی طرف سے "جھوٹ جھوٹ" کی نعرہ بازی)

جناب ڈپٹی سپیکر: Order in the House جی، بات کریں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! ہمارے ضلع سے ریونیو اکٹھا کر کے یہاں لاہور شہر پر لگا دیا جاتا ہے۔ میں آپ سے التماس کرتی ہوں کہ آپ وہاں آ کر دیکھیں کہ عام لوگوں کا حال کیا ہے؟ وہاں سے اتنا زیادہ ریونیو اکٹھا کیا جاتا ہے جو کہ یہاں صرف ایک road پر لگا دیا جاتا ہے۔ میں یہاں پر یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ خدارا اس علاقے کے لوگوں کی آواز سنیں۔ ہم اپنا ایک آزاد صوبہ مانگتے ہیں، اپنا حق مانگتے ہیں اس لئے خدارا ہمارے اس حق کی طرف غور فرمائیں۔ شکریہ

مخدوم سید احمد محمود: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

مخدوم سید احمد محمود: شکریہ۔ جناب سپیکر! آپ کی بڑی مہربانی۔ میرا بولنے کا موقع تو نہیں تھا لیکن میں چاہ رہا تھا کہ کچھ نصیحتیں اپنے بیٹے کو کروں جو اس اسمبلی میں آیا ہے اور میں چاہ رہا تھا کہ on the floor of the House کروں اس لئے کہ تمام ممبران بھی ان نصیحتوں کو سنیں اور کوشش کریں کہ وہ بھی اپنے گھروں میں اپنے بچوں کو وہی نصیحتیں دیں۔ آپ کے توسط سے اپنے بیٹے کو سب سے پہلے یہ نصیحت کروں گا۔۔۔

محترمہ نرگس فیض ملک: جناب سپیکر! بیٹے کو نصیحت گھر پر کی جاتی ہے، یہاں پر کیا ضرورت ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ہمارے اندر تھوڑی سی برداشت ہونی چاہئے۔ راجہ صاحب! انہیں سمجھائیں۔ جی، مخدوم صاحب!

مخدوم سید احمد محمود: جناب سپیکر! سب سے پہلی نصیحت میرے بیٹے کو یہ ہو گی کہ بڑوں کا احترام کریں اور اس ایوان کی روایات کا بھی احترام کریں۔ آپ کے توسط سے میری اپنے بیٹے سے گزارش ہو گی کہ اس دنیا میں کامیابی کا صرف ایک راز ہے کوئی rocket science پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کو کامیابی دیتا ہے جو دیانتداری اور ایمانداری کو اپناتا ہے۔ دیانتداری اور ایمانداری آپ کی رگ رگ میں ہونی چاہئے، ہر فیصلہ آپ ایمانداری سے کریں گے تو آپ کبھی fail نہیں ہوں گے۔ دوسری میری گزارش یہ ہے کہ کبھی کسی بھی شخص کو آپ نے بیٹھ کر نہیں ملنا بلکہ جو شخص بھی آپ کے پاس ملنے کے لئے آئے وہ چاہے غریب ہو یا امیر، عمر میں آپ سے چھوٹا ہو یا بڑا، آپ نے اسے اپنی سیٹ سے اٹھ کر دونوں ہاتھوں سے ملنا ہے اور eye contact کے ساتھ ملنا ہے۔

جناب سپیکر! میری تیسری گزارش یہ ہے جیسا کہ آپ کو پتا ہے کہ ہمارا تعلق بہاولپور ڈویژن سے ہے۔ میں اپنے بیٹے سے یہ کہوں گا کہ اللہ تعالیٰ نے جب آپ کو اسمبلی میں آنے کا موقع دیا ہے تو اب آپ نے پنجاب اسمبلی سے intimidate نہیں ہونا بلکہ آپ نے یہاں پر اپنے علاقے کی روایات کے مطابق اپنے علاقے کی نمائندگی کا حق ادا کرنا ہے۔

جناب سپیکر! آپ کو یاد ہے کہ جب میں نے اس ایوان میں بہاولپور صوبے کی بحالی کی بات کی تھی تو مجھ پر بہت hooting ہوئی تھی لیکن میں نے ہمت نہیں ہاری۔ میری نیت صاف تھی، میرا کوئی ulterior motive نہیں تھا میں اپنے لوگوں کی دیانتداری اور ایمانداری سے نمائندگی کا حق ادا کر رہا تھا جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنی بڑی کامیابی دی کہ اسی ایوان میں قرارداد پڑھی گئی۔ میں نے بھی پڑھی، راجہ ریاض صاحب نے بھی پڑھی، چودھری ظہیر صاحب نے بھی پڑھی، رانا ثناء اللہ صاحب نے بھی پڑھی اور اس ایوان نے متفقہ طور پر بہاولپور کی بحالی کا مطالبہ منظور کیا۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اگر آپ دیانتدار ہیں، اگر آپ ایماندار ہیں، اگر آپ کا vision without any ulterior motive ہے اور پاکستان کے حق میں ہے تو پھر یہ اسمبلیاں آپ کو facilitate کرنے کے لئے بنی ہیں یہ آپ کو intimidate کرنے کے لئے نہیں بنیں۔ میں لمبی بات نہیں کرنا چاہتا آج میں بڑا pleasantly surprised ہوا ہوں اپنی پیپلز پارٹی کی بہن کی باتیں سن کر I wish her the best of luck ہماری (ق) لیگ کی بہن جنہوں نے حلف اٹھایا ہے اللہ تعالیٰ انہیں بھی اپنی امان میں رکھے اور انہیں بھی دن دگنی رات چوگنی ترقی عطاء فرمائے۔ بس میری یہی گزارش ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ایوان کی عزت اور وقار میں ہمیشہ اضافہ کرے۔ بہت بہت شکریہ

سوالات

(محکمہ صحت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔۔۔

قائد حزب اختلاف(راجہ ریاض احمد):جناب سپیکر!۔۔۔

چودھری ظہیر الدین خان:جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں وقفہ سوالات شروع کر چکا تھا لیکن چلیں، پہلے لیڈر آف اپوزیشن بات کر لیں اور اس کے بعد چودھری صاحب بات کر لیں گے۔

قائد حزب اختلاف(راجہ ریاض احمد): شکریہ۔جناب سپیکر!میں سب سے پہلے آج جو ممبران منتخب ہوئے ہیں ان میں مخدوم احمد محمود صاحب کے بیٹے مخدوم مرتضیٰ صاحب، محترمہ رابعہ رحمٰن اور محترمہ شازیہ عابد کو مبارکباد دیتا ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

ہمارے ایک سینئر صحافی خالد فاروقی صاحب جو روزنامہ "آواز" کے ایڈیٹر ہیں، کے بھائی روزنامہ "جنگ" اخبار کے نمائندے ہیں ان کے ساتھ کل ایک ڈکیتی کا واقعہ ہوا ہے اور ان کا کافی نقصان ہوا ہے۔ تھانہ جوہر ٹاؤن میں پرچہ درج ہوا ہے۔ میری آپ سے گزارش ہو گی یہاں پر لاء منسٹر صاحب تو تشریف نہیں رکھتے لیکن اس معاملے کو serious لیا جائے اور اس معاملے پر پولیس کو بھی ہدایت کی جائے۔اگر آپ مناسب سمجھیں تو اس ایوان کی ایک کمیٹی اپنی نگرانی میں قائم کریں تاکہ اس معاملے کی اصل حقیقت سامنے آ سکے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری صاحب!

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر!میں آج نو منتخب ممبران مخدوم صاحب، محترمہ رابعہ رحمٰن اور محترمہ شازیہ عابد کو اس ایوان کا ممبر بننے اور حلف اٹھانے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی پارٹی کی نمائندگی کرنے کا موقع دیا ہے۔ میں مبارکباد دینے کے ساتھ ہی ان سے یہ گزارش کروں گا کہ ہر ممبر جو یہاں پر منتخب ہو کر آتا ہے چاہے وہ direct ہو یا indirect ہو اس کے عمل کے اندر، اس کی کارکردگی کے اندر اور اس کی گفتگو کے اندر اس کی پارٹی کی تربیت جھلکتی ہے۔ وہ کوشش کریں کہ

جتنا موقع انہیں ملا ہے اس سے یہ reflect ہو کہ ان کی سیاسی تربیت بہتر ہوئی ہے اور وہ بہتر طریقے سے اپنے صوبے کی نمائندگی کرنے کے لئے یہاں تشریف لائے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

ہمارا یہاں کا تمام عمل دیکھا جاتا ہے۔electronic progress کے ساتھ ساتھ ہر لفظ، ہر لمحہ کیمرے میں محفوظ ہو رہا ہوتا ہے جو کہ بہت اچھی بات ہے۔ یہ ہماری تصحیح کا ذریعہ بنا ہے لیکن بعض اوقات یہ تذلیل کا ذریعہ بھی بن جاتا ہے۔ ہم نے اپنے عمل سے اسے ٹھیک کرنا ہے۔آئندہ آنے والے الیکشن سے پہلے ہماری بہن نے جو کہ راجن پور سے منتخب ہوئی ہیں انہوں نے جو باتیں کہی ہیں میں ان کی تائید کرتا ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

Administrative Units جو ملکوں میں بنتے ہیں آپ اپنے قریبی مسلمان ممالک ترکی اور افغانستان میں صوبوں کی تعداد دیکھ لیں۔ میں نہایت ادب سے آپ کی وساطت سے عرض کروں گا کہ جب انڈیا معرض وجود میں آیا تو وہاں پر چودہ Administrative Units تھے۔ اس وقت وہاں پر بتیس سے زیادہ ہیں اور تینتیسواں صوبہ پنجاب کا حصہ کاٹ کر بنایا گیا۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا بلکہ اس سے انتظامی امور میں بہتری آتی ہے۔ لوگوں کو اپنے آپ کو سنبھالنے اور اپنی لیڈر شپ تک پہنچنے میں آسانی ہوتی ہے اس لئے لیڈر شپ کو بھی اس پر ضد نہیں کرنی چاہئے۔ ہمارے ہاں بلوچستان، پنجاب اور سرحد کے اندر یہ provision موجود ہے کہ احسن طریقے سے لوگوں کی رائے کے مطابق، لوگوں کی خواہشات کے مطابق اگر یہاں پر صوبے بن سکتے ہیں تو بنائے جانے چاہئیں۔ اسی سے بہتری کے حالات نکلیں گے، سرداری نظام پر اسی سے ضرب آئے گی اور سرمایہ دارانہ نظام پر بھی اسی سے ہی ضرب آئے گی۔ یہ تقسیم ایک evolution process کا حصہ ہے۔ میں یہ عرض کروں گا کہ ہمارے پاس جو تھوڑا سا وقت بچتا ہے کیونکہ ہم نے پونے پانچ سال اپنی متنازعہ چیزوں کے اندر ضائع کئے اور یہ اسمبلی fruitful activity پر کام کرنے سے قاصر رہی ہے حتیٰ کہ یہ بلڈنگ جو 80 لوگوں کے لئے بنی تھی اور اس وقت 371 ممبران کو یہ ہال cater کر رہا ہے۔ اس کے ساتھ ہی بغل میں ایک بلڈنگ جو تقریباً 80 فیصد بنی ہوئی ہے اور پایہ تکمیل تک پہنچنے کے قریب ہے وہ بھی ہم پانچ سال میں مکمل نہیں کر سکے۔ پتا نہیں آئندہ کس چیف ایگزیکٹو اور اُس کے ساتھیوں نے وہاں بیٹھے ہونا ہے لیکن working condition بہتر کرنا، عوام کی فلاح کے لئے بہتر چیزیں لے کر آنا، اس کو رقم کرنا اور اپنے ممبران کو decent طریقے سے پروان چڑھانے کے لئے انہیں آگے لے کر آنا اُن کا منشور ہونا چاہئے۔ بہت بہت شکریہ

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں، میری بات سنیں! میں وقفہ سوالات announce کر چکا ہوا ہوں۔ یہ ممبران جنہوں نے سوالات۔۔۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! مجھے ذرا بات کرنے دیں۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ میری بات تو سنیں۔ ماجدہ زیدی صاحبہ! میری ذرا بات سن لیں۔ آپ سب نے بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں فیصلہ کیا ہے کہ وقفہ سوالات میں۔۔۔

سیدہ ماجدہ زیدی: ہم سب نے کب کیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! وہ آپ کے نمائندے ہیں اور آپ بھی پارلیمانی لیڈر ہیں۔ جن ممبران نے محنت کی ہے اور جن کے سوالات موجود ہیں اِس وقت استحقاق اُن کا ہے اس لئے آپ وقفہ سوالات کے بعد بات کر لیں۔

سیدہ ماجدہ زیدی: وہ تو انہوں نے بات کی ہے ہمیں تو بات کرنے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا چودھری ظہیر الدین صاحب آپ کی نمائندگی نہیں کرتے؟ لیڈر نے سبھی کی نمائندگی کرنی ہوتی ہے، اپنے لیڈروں کی عزت کریں، آپ کی مہربانی۔ اگر آپ لوگ اپنے لیڈروں کی عزت نہیں کرنا چاہتے تو پھر۔۔۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: آپ نے سب کو بات کرنے دی ہے انہیں بھی بات کرنے دیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ ثمینہ خاور حیات! ایڈوائزری کمیٹی کے اندر ایک decision ہوا ہے۔ لیڈر آف دی اپوزیشن کا ایک right ہے میں نے انہیں بات کرنے کا موقع دے دیا۔ اب اگر اِنہوں نے بات کرنی ہے تو وہ وقفہ سوالات کے بعد بات کر لیں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! یہ بھی تو معزز ممبر ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جن کے سوالات ہیں وہ بھی سارے معزز ممبران ہیں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جن کے سوالات ہیں وہ آئے ہوئے نہیں ہیں۔ یہ نوید انجم صاحب کا سوال ہے وہ آئے نہیں لہذا آپ ان کی بات سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگر وہ نہیں آئے ہوئے تو ہمیشہ on his behalf پر کوئی ممبر سوال کر لیتا ہے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر!آپ اتنے personal نہ ہوں ماجدہ زیدی صاحبہ کو ایک problem ہے آپ ان کی بات سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: صرف ایک منٹ کی بات کریں۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ اُس واقعہ کی طرف دلانا چاہتی ہوں جو پچھلے سیشن میں یہاں رونما ہوا اور جس پر لاء منسٹر نے اپنی خواتین سے مجھ پر حملہ کرایا تھا۔ آج وہ یہاں پر موجود نہیں ہیں۔ پچھلے سیشن میں جب گورنمنٹ کی طرف سے کورم پوائنٹ آؤٹ ہوا تھا تو آپ نے مہربانی کی تھی کہ آپ اِس کو ایجنڈے پر لائے تھے اور آپ نے میری بات سننے کا وعدہ کیا تھا۔ آج میں چاہتی ہوں کیونکہ پتا نہیں اس سیشن کے بعد اس tenure کا کوئی سیشن آنا ہے یا نہیں؟ اس لئے یہ فیصلہ ہونا چاہئے اور وہ میرا استحقاق ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب آپ میری بات سنیں۔ آپ نے مجھ سے چیمبر میں آکر بات کی اور آج بھی آپ مجھ سے چیمبر میں آکر بات کر سکتی تھیں۔ کئی چیزیں ایسی ہوتی ہیں جو سیکرٹریٹ کا بزنس ہوتا ہے اس کی آپ ایوان میں بات نہیں کر سکتے۔ جب میں نے پچھلی بار آپ کو accommodate کیا تھا تو میں آج بھی آپ کو accommodate کر دیتا لیکن سیکرٹریٹ کا بزنس سیکرٹریٹ کے اندر ہی ہونا چاہئے۔

سیدہ ماجدہ زیدی: آپ نے کہا تھا کہ یہ ایوان کی بات ہے ایوان میں ہی ہوگی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جب پیش ہوگی تو بات ہوگی۔ آپ تشریف رکھیں میں اسے دیکھ لیتا ہوں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! سوالوں کے بعد میں بھی پوائنٹ آف آرڈر پر بات کروں گی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جب سوال ختم ہو جائیں تو پھر کر لیجئے گا۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! آپ سے اجازت لینی پڑے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کی بہت مہربانی، آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، عظمیٰ صاحبہ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں نے چھوٹی سی گزارش کرنی ہے کہ جب ناظم حسین شاہ صاحب بات کر رہے تھے تو اس حوالے سے میں بھی اپنی reservation آپ کے سامنے put کرنا

چاہتی تھی۔آپ چونکہ اس وقت نئے ممبران کو ٹائم دے رہے تھے۔ میری گزارش یہ ہے کہ ہم سے جو دہری شہریت کا certificate sign کرایا گیا ہے اس میں خواتین کے حوالے سے ایک بہت بڑی mistake ہے۔اس فارم کے اندر wife of کی بجائے widow of لکھا ہوا ہے۔ یہ کسی مرد کے لئے clerical mistake ہو سکتی ہے لیکن ایک خاتون کے اس فارم میں widow of کا درج ہونا،آپ اس سے الیکشن کمیشن کی efficiency کا اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جن کو wife of اور widow of کا فرق معلوم نہیں ہے۔ تمام خواتین ممبران کو اس widow of کے فارم پر sign کرنے پڑے ہیں۔اس پر میں بہت زیادہ احتجاج بھی کرتی ہوں اور مذمت بھی کرتی ہوں۔ میں سمجھتی ہوں کہ وہ تمام خواتین جنہوں نے اس فارم کو sign کیا ہے، میں نے as protest sign کیا ہے اور میں اس وقت سیکرٹری صاحب کو بتا کر بھی آئی تھی کہ میں as protest sign کر رہی ہوں کیونکہ یہ آئینی ذمہ داری ہے لیکن یہ بہت غلط طریق کار ہے۔اگر اتنی غیر ذمہ داری کا ثبوت الیکشن کمیشن اب دے رہا ہے تو میں نہیں جانتی کہ اگلے آنے والے دنوں میں کیا ہونے والا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! اس لئے ہم نے تحریک استحقاق جمع کرائی تھی۔ میری درخواست ہو گی کہ اس کو take up کیا جائے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ کی بات ہو گئی۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! جب ہمیں لیٹرز لکھے گئے اور specially ہمیں sign کرنے کے لئے بلایا گیا کہ ہم سیکرٹری اسمبلی کے سامنے جا کر sign کریں گے۔ ہمیں پہلے گھروں میں mail بھجوائی گئی، وہ بھی اسمبلی کا خرچہ ہوا، پنجاب کے لوگوں پر اس کا burden آیا اور اس سے بھی تسلی نہیں ہوئی۔ اس کے بعد forcefully یہ کہا گیا کہ سیکرٹری اسمبلی کے سامنے آکر signature کریں۔ یہاں پر حالات یہ ہوتے ہیں کہ جب اپوزیشن کورم پوائنٹ آؤٹ کرتی ہے اور یہاں پر چار بندے بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں history اس بات کی گواہ ہے کہ جب سیکرٹری صاحب کو بتایا جاتا ہے کہ کورم پوائنٹ آؤٹ ہو چکا ہے، جب یہاں پر legislation ہو رہی ہوتی ہے تو سیکرٹری صاحب ادھر ادھر دیکھتے ہیں اور اسے over heard کرتے ہیں، یہاں یہ کچھ بھی ہوتا ہے لیکن لوگوں کی مجبوریوں کو ignore کیا جاتا ہے۔ آپ راجن پور، ڈی جی خان، سرگودھا اور بہاولپور سے یہاں آئیں اور سیکرٹری صاحب کے سامنے

آکر sign کریں تو میں صرف یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ جب آپ اتنے معزز ممبران کو force کر سکتے ہیں تو کیا ایک صفحہ پڑھنے میں کوئی قباحت ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: سیمل کامران صاحبہ! چودھری ظہیرالدین صاحب نے یہ بات کی پھر ناظم شاہ صاحب نے یہ بات کی۔ اب آپ بات کی repetition نہ کریں۔ on the floor of the House یہ بات آچکی ہوئی ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں آپ سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا آپ کا سیکرٹریٹ اتنا competent نہیں ہے کہ جب انہیں ایک صفحہ کہیں سے غلط ملتا ہے تو انہیں ٹھیک نہیں کر سکتے؟ female members کو مجبور کیا گیا کہ وہ widow of والے فارم پر sign کریں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Female members وہ الفاظ کاٹ کر بھی sign کر سکتی تھیں۔ وہ کاٹ کر لکھ دیتیں اس میں کوئی ایسی بڑی بات نہیں ہے۔ یہ common sense کی بات ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! کاٹ کر تو ہم سارا کچھ کر لیں گے لیکن آپ جو یہاں پر اتنا بڑا سیکرٹریٹ بنا کر بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں۔ محمد نوید انجم صاحب کا سوال ہے۔ Order in the House. آپ لوگ ایوان کے بزنس کو follow کرنے دیں۔ (قطع کلامیاں)

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! please Question Hour کے بعد ٹائم دوں گا۔ جی، نوید انجم صاحب۔۔۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! .On his behalf (معزز ممبر نے جناب نوید انجم کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! سوال نمبر 2809 ہے اور اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سوال کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب ڈینٹل ہسپتال لاہور سال 2008 میں ملازمین کی بھرتی و دیگر تفصیلات

*2809: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب ڈینٹل ہسپتال لاہور میں یکم جنوری 2008 سے آج تک کتنے ملازمین بھرتی کئے گئے ہیں، ان کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، ولدیت، پتاجات کی تفصیل فراہم کریں؟

(ب) ان کی بھرتی سے قبل کس اخبار میں اشتہار دیا گیا ان اخبارات کے نام اور تاریخ بتائیں؟

(ج) اس بھرتی کے لئے بھرتی کمیٹی میں شامل ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ بتائیں؟

(د) اس بھرتی کی مجاز اتھارٹی کا نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت بتائیں؟

(ہ) یہ بھرتی میرٹ پر ہوئی تو میرٹ لسٹ فراہم کریں؟

(و) جن افراد کو بغیر میرٹ کے بھرتی کیا گیا اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی):

(الف) پنجاب ڈینٹل ہسپتال لاہور میں مذکورہ عرصہ میں کل 23 افراد کو بھرتی کیا گیا جن میں سے 2009 میں 10 افراد اور 2010 میں 13 افراد کو بھرتی کیا گیا جبکہ 2008، 2011 اور 2012 میں کوئی بھرتی نہ ہوئی ہے۔ بھرتی ہونے والے افراد کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، ولدیت اور پتاجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان کی بھرتی سے قبل چار بار اخبار میں اشتہار دیا گیا جو کہ دو دفعہ ایکسپریس اور دو دفعہ "نوائے وقت" اخبار میں دیا گیا۔ جن کی تاریخ درج ذیل ہے۔ مورخہ 26۔ مئی 2010 اور 29۔ اپریل 2011 اور نوائے وقت 2۔ مئی 2009 اور 8۔ مئی 2009 اشتہار کی کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) اس بھرتی کمیٹی میں شامل ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل درج ذیل ہے:

2010 میں بھرتی کمیٹی مندرجہ ذیل افراد پر مشتمل تھی۔ ڈاکٹر عبدالستار اختر، پرنسپل ڈینٹل سرجن (BS-19) چیئرمین، (ii) ڈاکٹر محمد اقبال، (BS-19) پرنسپل ڈینٹل سرجن، ڈینٹل ہسپتال لاہور، (iii) ڈاکٹر شعیب انور، ڈپٹی سیکرٹری جنرل، نمائندہ محکمہ صحت، (iv) ڈاکٹر محبوب عالم، سینئر ڈینٹل سرجن، (v) ڈاکٹر فریدہ خانم درانی، سینئر ڈینٹل سرجن۔ (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔ 2011 میں بھرتی کمیٹی مندرجہ ذیل افراد پر مشتمل تھی۔ ڈاکٹر جاوید اقبال، ایم ایس، پنجاب ڈینٹل ہسپتال لاہور، بطور چیئرمین،

ڈاکٹر شعیب انور، ڈپٹی سیکرٹری جنرل، نمائندہ محکمہ صحت اور ڈاکٹر شہناز انور، سینئر ڈینٹل سرجن، پنجاب ڈینٹل ہسپتال لاہور، (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(د) اس بھرتی کی مجاز اتھارٹی ہسپتال مذکورہ کا متعلقہ ایم ایس ہوتا ہے جو کہ ڈاکٹر شاہینہ نصرت، میڈیکل سپرنٹنڈنٹ، پنجاب ڈینٹل ہسپتال تھیں۔ جن کی تعلیمی قابلیت بی ڈی ایس اور پوسٹ گریجویٹ ڈپلومہ ہے جبکہ دوسری دفعہ مجاز اتھارٹی/ایم ایس کا نام ڈاکٹر محمد جاوید اقبال، تعلیمی قابلیت بی ڈی ایس، ایم پی ایچ، ایم پی اے ہے۔

(ہ) یہ بھرتی میرٹ پر ہوئی اور میرٹ لسٹ کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) کوئی بھی فرد بغیر میرٹ کے بھرتی نہ کیا گیا ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) میں بھرتی کے حوالے سے سوال کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ 10-2009 کے اندر تقریباً 13 افراد کی بھرتی ہوئی ہے۔ اس میں 2008، 2011 اور 2012 میں کوئی بھرتی نہیں ہوئی لیکن ہماری معلومات کے مطابق اس ہسپتال میں آج بھی 50 سے زیادہ lower staff کی بھرتی کی ضرورت ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ lower staff کی بھرتی اور requirement کے لئے کیا فیصلہ کیا گیا ہے کہ وہ ابھی بھرتی ہونی ہے یا نہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! اس میں جو معزز ممبر نے سوال پوچھا ہے اس کے مطابق ہم نے پوری تفصیل فراہم کر دی ہے چونکہ ہسپتالوں میں کچھ سٹاف شامل ہوتا ہے اور کچھ چھوڑ دیتا ہے یعنی کچھ لوگ join نہیں کرتے جو اسامیاں خالی ہوتی ہیں تو پھر ان کے لئے ایک Selection Committee بنی ہوئی ہے جس میں واک ان انٹرویو کرتے ہیں اور ضرورت کے مطابق انہیں بھرتی کر لیتے ہیں بعد ازاں وہاں پر through PPSC یا proper طریقے سے ان لوگوں کی بھرتی ہوتی ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، نولاٹیا صاحب!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! مجھے ڈاکٹر سعید الٰہی صاحب یہ بتا دیں کہ یہ سوالوں کا جواب کس حیثیت سے دیتے ہیں، کیا یہ وزیر صحت ہیں یا Advisor to Minister for Health

ہیں یا پارلیمانی سیکرٹری ہیں؟کیونکہ rules کے اندر بہت clear ہے کہ جو فرد جواب دے رہا ہے وہ اپنی حیثیت کو واضح کرے اور rules نے یہ بتایا ہے کہ کیا ان کا کوئی notification ہے کہ کیا یہ پارلیمانی سیکرٹری ہیں، منسٹر ہیں یا advisor ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الہی): جناب سپیکر! میں پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت ہوں اور اسی حیثیت سے جواب دے رہا ہوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کو اتنی دیر ہو گئی ہے اور آج تک آپ کو یہ بھی پتا نہیں کہ وہ پارلیمانی سیکرٹری ہیں؟

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! وہ ٹاسک فورس کے چیئرمین ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کو یہ نہیں پتا کہ وہ پارلیمانی سیکرٹری ہیں اور اس کا باقاعدہ notification موجود ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ایوان کا ٹائم ضائع نہ کریں۔ بہت شکریہ۔ اب اس کے بعد اگلا سوال بھی جناب محمد نوید انجم کا ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! .On his behalf (معزز ممبر نے جناب محمد نوید انجم کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: سوال کا نمبر بولیں۔

میاں نصیر احمد: سوال کا نمبر 2810 ہے اور اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سوال کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب ڈینٹل ہسپتال لاہور کا قیام و دیگر تفصیلات

*2810: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب ڈینٹل ہسپتال لاہور کب قائم کیا گیا؟

(ب) یہ کتنے رقبہ پر مشتمل ہے؟

(ج) اس کی عمارت کتنے بلاکوں پر مشتمل ہے اور اس میں کتنے بیڈز ہیں؟

(د) اس ہسپتال میں گریڈ19اور اوپر کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں، کتنی پُر اور کتنی کب سے خالی ہیں؟

(ہ) خالی اسامیاں کب تک پُر کر دی جائیں گی؟

(و) اس ہسپتال کے سال2007-08اور2008-09کے سالانہ اخراجات بتائیں؟

(ز) مذکورہ بالا سالوں کی ہسپتال کی آمدن بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت(ڈاکٹر سعید الٰہی):

(الف) یہ ہسپتال1930میں قائم ہوا۔

(ب) اس ہسپتال کا کل رقبہ آٹھ کینال ہے۔

(ج) اس کی عمارت تین بلاکوں پر مشتمل ہے

(i) پرانا بلاک1929۔30میں تعمیر ہوا۔

(ii) نیا بلاک1970میں مکمل ہوا۔

(iii) ہسپتال کا ایڈمن بلاک 1990۔91 میں بنا۔اس ہسپتال کا اوورل سرجری نواز شریف ہسپتال یکی گیٹ میں ہے۔اس میں کل 18 بیڈز ہیں جن میں سے10بیڈز مردوں اور8خواتین کے لئے مختص ہیں۔ مزید اس ہسپتال میں12بیڈز کا اضافہ کیا گیا ہے جو کہ PMU گنگارام کے توسط سے تیار ہوا ہے۔

(د) ہسپتال ہذا میں سکیل19کی منظور شدہ چھ اسامیاں ہیں جن میں سے پانچ پُر ہیں اور ایک خالی ہے۔ گریڈ19کی خالی اسامی کو پُر کرنے کے لئے گریڈ18کے سینئر ڈاکٹر کو کرنٹ چارج پر ترقی دینے کے لئے فائل اتھارٹیز کو پیش کر دی گئی ہے جو کہ جلد ہی پُر کر دی جائے گی۔ گریڈ20کی ایک اسامی ہے جو کہ پُر ہے۔

(ہ) خالی اسامیاں بذریعہ پروموشن پُر کی جاتی ہیں۔ گریڈ19کی خالی اسامی کو جلد ہی پُر کر دیا جائے گا۔

(و) مالی سال2007۔08کا کل خرچہ4کروڑ،31لاکھ53ہزار9سو94روپے ہے۔
مالی سال2008۔09کا کل خرچہ4کروڑ22لاکھ22ہزار3سو52روپے ہے۔
مالی سال2009۔10کا کل خرچہ8کروڑ85لاکھ54ہزار2سو99روپے ہے۔
مالی سال2011-12کا کل خرچہ13کروڑ2لاکھ39ہزار4سو20روپے ہے۔
(کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ز) مذکورہ بالا مالی سالوں کی کل آمدن مندرجہ ذیل ہے۔

مالی سال08-2007 کی کل آمدن20لاکھ98ہزار3سو79روپے ہے۔

مالی سال09-2008 کی کل آمدن17لاکھ60ہزار1سو54روپے ہے۔

مالی سال10۔2009 کی کل آمدن22لاکھ64ہزار8سو7روپے،

مالی سال11۔2010 کی کل آمدن24لاکھ86ہزار7سو53روپے

جبکہ مالی سال 12۔2011 کل آمدن 27لاکھ 78ہزار6سو59روپے ہے سرکاری فیس برائے علاج بہت کم ہے۔ پرچی فیس صرف دو روپے ہے۔ زیادہ تر مریض غریب اور کم آمدنی والے طبقے سے ہیں، ان سب کا علاج وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایت کے مطابق تقریباً مفت ہوتا ہے۔(آمدنی کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال؟

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! اس سوال کے جز(د) کے اندر ہسپتال ہذا میں گریڈ19 کی منظور شدہ چھ اسامیوں میں سے پانچ اسامیاں پُر کر لی گئی ہیں اور گریڈ19 کی اسامی پچھلے تین سال سے خالی ہے تو میں ان سے یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ اس خالی اسامی کے لئے current charge بھی دیا گیا تو کیا یہ اسامی پُر کر لی گئی ہے یا ابھی تک خالی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الہٰی): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ Dental Surgery ایک چھوٹا سا شعبہ ہے جس میں ڈینٹل سرجن کی تعداد کم ہوتی ہے اور اسی لئے گریڈ18، 19 اور 20 میں بہت کم لوگ available ہوتے ہیں جس کی وجہ سے وہ سیٹیں خالی رہ جاتی ہیں لیکن جیسے انہوں نے پہلے کہا ہے کہ current charge پر وہ لوگ لگا دیئے جاتے ہیں اور یہ انہوں نے بتایا بھی ہے کہ ایک سیٹ خالی تھی تو وہاں پر MS صاحب کام کر رہے ہیں اور اس کو look after کر رہے ہیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! سوال کے جز(د) میں پوچھا گیا تھا کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پہلے ان کا سوال مکمل ہونے دیں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! سوال کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ ہسپتال کی کل آمدن277800 روپے ہے۔ سرکاری فیس برائے علاج بہت کم ہے یعنی پرچی کی فیس 2روپے ہے۔ ہسپتال کے اندر

last time تجویز دی گئی تھی کہ پوری دنیا کے اندر جس طرح صحت کے حوالے سے علاج ہو رہا ہے وہ کافی مہنگا ہے اور لاہور ڈینٹل ہسپتال کے حوالے سے تجویز آئی تھی کہ اس کی پرچی کی فیس کم از کم 50روپے کر دی جائے تو میرا ان سے سوال یہ ہے کہ اس کی آمدن بڑھانے کے لئے 50روپے کی تجویز پر غور کیا گیا یا اس کی فیس کو 2روپے ہی رکھا جائے گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں یہ گزارش کرتا چلوں کہ اس ہسپتال کا بجٹ پانچ سال سے سات گنا بڑھایا گیا ہے۔ چیف منسٹر صاحب کا یہ special initiative ہے کہ انہوں نے پنجاب کے ہسپتالوں میں فری ادویات کی فراہمی اور آپریشن کے لئے 7 بلین روپے مختص کئے ہیں اور اسی مد سے ان کا علاج ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ پرچی فیس پنجاب کے سارے ہسپتالوں میں ایک روپیہ ہے اور ڈینٹل ہسپتال میں دو روپے ہیں۔ ابھی تک حکومت کا اسے بڑھانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے لیکن ہم نے یہ بات note کر لی ہے اور اس کو پیش کر دیں گے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، نولاٹیا صاحب!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! سوال کے جز (د) کے اندر یہ پوچھا گیا تھا کہ اس ہسپتال میں گریڈ19 اور اوپر کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں، کتنی پر ہیں اور کتنی کب سے خالی ہیں؟ یعنی جو خالی ہیں ان کا time duration پوچھا گیا تھا۔ اس کے جواب میں باقی ساری باتیں بتا دی گئی ہیں لیکن ٹائم نہیں بتایا گیا کہ یہ کب سے خالی ہیں۔ میں یہ جواب پڑھ دیتا ہوں کہ ہسپتال ہذا میں سکیل19 کی منظور شدہ چھ اسامیاں ہیں جن میں سے پانچ پُر ہیں اور ایک خالی ہے۔ گریڈ19 کی خالی اسامی کو پُر کرنے کے لئے گریڈ18 کے سینئر ڈاکٹر کو کرنٹ چارج پر ترقی دینے کے لئے فائل اتھارٹیز کو پیش کر دی گئی ہے جو کہ جلد ہی پُر کر دی جائے گی۔ گریڈ20 کی ایک اسامی ہے جو کہ پُر ہے جبکہ جو پوچھا گیا ہے کہ یہ اسامی کب سے خالی ہے اس کا جواب نہیں دیا گیا۔

جناب سپیکر! اسمبلی کے Rules of Procedures یہ ہیں کہ جس کا منسٹر یا ڈیپارٹمنٹ صحیح طریقے سے جواب نہ دے سکے تو اس پر honourable Speaker اور ڈپٹی سپیکر کے اختیارات کیا ہیں؟ Rule 54 یہ کہتا ہے کہ:

Rule 54: Delay as to answers: (1) If the Minister or the Parliamentary Secretary concerned is not ready with the answers to a question or if the answer to a question has not been received with the time prescribed:

(1) The Minister or the Parliamentary Secretary concerned shall state, in the House, the reasons therefore.

یعنی پہلی بات تو یہ ہے کہ وہ یہ وضاحت کریں کہ انہوں نے اس کا جواب کیوں نہیں دیا اور اب اس کا sub rule(2) یہ کہتا ہے کہ:

(2) If the Speaker is satisfied that it was beyond the control of the Minister or the Parliamentary Secretary concerned to have been ready with the answers, the question shall be put for answer on the next day allotted for the Department.

یہ Rule 54 کا sub Rule(2) ہے جس کے تحت میں آپ سے prayer کرتا ہوں، استدعا کرتا ہوں کہ اس سوال کو Health Department کا جو next question answer session ہو گا اس وقت تک کے لئے pending کیا جائے۔ اگر اسے pending نہیں کیا جاتا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ میری بات سُنیں۔

چودھری احسان الحق نولاٹیا: جناب سپیکر! مجھے بات مکمل کرنے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میری prayer بھی سُن لیں، اگر آپ میری prayer بھی سُن لیں تو مسئلہ سیدھا ہو جائے گا۔

چودھری احسان الحق نولاٹیا: جناب سپیکر! استدعا تو میں نے کرنی ہے آپ نے تو decision کرنا ہے۔ Custodian of the House کا کام prayer کرنا نہیں ہے آپ کا کام تو decision کرنا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نولاٹیا صاحب! ایوان کا ٹائم ضائع کرنا بھی ٹھیک نہیں ہے، یہ ایوان کے ممبران کا استحقاق ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! آپ میری بات تو سُن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میری عرض سُن لیں۔ آپ نے Rule 54 پڑھا ہے اگر اس میں آپ کا point basic یہ ہے کہ ٹائم mention نہیں کیا گیا۔ پہلے ان سے پوچھ تو لیں کہ کیا انہیں سوال کے جواب میں ٹائم نہیں ملا؟ ہو سکتا ہے انہیں ویسے ہی پتا ہو۔ پہلے انہیں اپنا right تو استعمال کر لینے دیں۔ اگر وہ بتا دیتے ہیں تو ٹھیک ہے اگر نہیں بتا سکتے تو پھر یہ Rule 54 کا (2) sub Rule آئے گا۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): شکریہ۔ جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی یہ گزارش کی ہے کہ ہمارا Dental Cadre بہت چھوٹا ہے جس میں اس گریڈ کے ڈاکٹر بہت کم available ہوتے ہیں یہ جس post کی بات ہو رہی ہے یہ تین مہینے سے خالی تھی اور پچھلے تین مہینے میں تین لوگ ریٹائر بھی ہو گئے تو جب ہمیں گریڈ 19 کا شخص نہیں ملتا تو ہم چارج دے دیتے ہیں۔ جیسے میں نے پہلے گزارش کی ہے کہ وہ چارج گریڈ 18 کے آدمی کو دیا ہے جو وہاں کام کر رہا ہے جب گریڈ 19 کا موزوں بندہ ملے گا تو اسے وہاں لگا دیں گے۔ یہ سیٹ تین مہینے سے خالی ہے انشاء اللہ اُمید ہے کہ اگلے پندرہ دن میں ہم وہاں بندہ تعینات کر دیں گے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میں نے یہ بات نہیں پوچھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میری عرض سُن لیں۔ (قطع کلامیاں)

آپ پیار سے میری عرض سُن لیں۔ ذرا تشریف رکھیں۔ اس میں جو Rule 54 ہے اگر آپ اس کو پڑھیں تو یہ subject to Rule No. 1 ہے اگر Rule No.1 پورا نہیں ہوتا تو 2 آتا ہے کہ If the Speaker is not...

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میری بات سُن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ میری عرض تو سُن لیں۔ اس میں یہ کہتے ہیں کہ:

> If the Minister and the Parliamentary Secretary concerned is not ready with the answer.

یہ تب ہے جب سوال کا جواب نہ آیا ہو۔ جب یہاں پر یہ لکھا ہو کہ "جواب موصول نہ ہوا ہے"۔ آپ اسے بالکل ایک different angle پر لے کر جا رہے ہیں۔ آپ کی مہربانی ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! ہمارے سوالات اتنے عرصے بعد ایجنڈے پر آئے ہیں۔ آپ kindly ہمیں بات کرنے کا موقع دیں۔
محترمہ آمنہ اُلفت: جناب سپیکر! میرے بھی بہت اہم سوال ہیں۔(شور وغل)
جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ذرا باری باری بات کر لیں تاکہ مجھے سمجھ آ جائے۔
چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! یہ subject to matter نہیں ہے۔
جناب ڈپٹی سپیکر: تو وہ جواب نہ دیں تو اور بات ہے۔
چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! یہ میرا سوال ہی نہیں ہے۔
جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ میں نے آپ کو بتا دیا ہے اب آپ اسے غور سے بیٹھ کر پڑھیں۔
چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: آپ کا حکم مان لیتے ہیں۔
جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کی مہربانی۔
محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔
جناب ڈپٹی سپیکر: سارے ذرا غور سے ڈار صاحبہ کی بات سُن لیں۔ بہت اہم بات کر رہی ہیں۔ جی، ڈار صاحبہ!
محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! انہوں نے جو 19 گریڈ کا ڈاکٹر appoint کرنا ہے کیا وہ اگلے سال تک مل جائے گا یا نہیں؟
جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے پوچھ لیں۔
ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ چھوٹا سا ڈیپارٹمنٹ ہے کوئی بندہ ہی نہیں ہے، یہ کیسے ممکن ہے؟ یہ ہمیں جواب دیں۔ میں انہیں چیلنج کرتی ہوں کہ ایسا نہیں ہے۔ یہ کیسے کہہ رہے ہیں کہ ان کے پاس 19 گریڈ کے لئے کوئی بی ڈی ایس ڈاکٹر نہیں ہے۔ یہ غلط بیانی کر رہے ہیں۔
پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! کیا مجھے بات کرنے کی اجازت ہے؟
جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اجازت ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! انہوں نے بہت اہم بات کی ہے۔ میں نے یہ گزارش کی ہے کہ گریڈ 19 کے لوگ جو بی ڈی ایس ہیں وہ بہت کم ہیں، چند ایک ہیں اور ان میں سے ایک آدمی جس نے کورس کرنا ہوتا ہے اس کے لئے ایک selection procedure ہے تین بندوں پر مشتمل پینل ان کا انٹرویو کرتا ہے، سیکرٹری اس کی سمری بھیجتا ہے اور پھر approval ہوتی ہے۔ میں انہیں یقین دہانی کراتا ہوں کہ 19 گریڈ کے جو دو چار بندے available ہیں ان میں سے کسی کو اگلے دو ہفتے تک وہاں لگا دیں گے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! ان سے کہیں کہ اپنے لاڈلے کا نام بتا دیں جسے انہوں نے وہاں لگایا ہوا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز ڈاکٹر صاحبہ! دیکھیں یہ ایک مقدس فورم ہے جس پر ہم کھڑے ہو کر ایسے ہی ہر ایک کے اوپر الزام لگا دیتے ہیں ایسے نہ کیا کریں۔ ایوان کا ایک decorum ہے، اس کا خیال رکھیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! اس مقدس فورم پر یہ کہہ رہے ہیں کہ کوئی بندہ available نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں، آپ کی مہربانی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! ویسے تو یہ relevant نہیں ہے لیکن اب ہال میں یہ بات ہو رہی ہے تو میں مبارک دیتا ہوں کہ ڈاکٹر سامیہ امجد کے جو میاں ہیں انہیں ہم نے گریڈ 20 دے دیا ہے اور وہ ڈائریکٹر تعینات ہو گئے ہیں۔ میں انہیں مبارکباد دیتا ہوں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: اس میں مبارک کی کیا بات ہے۔ He is a gazetted officer اسے ان کی مہربانی کی ضرورت نہیں ہے، میں ان کی مہربانی پر لعنت بھیجتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آمنہ الفت صاحبہ!

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہوں گی کہ جز (ج) میں یہ کہا گیا ہے---

ڈاکٹر سامیہ امجد: میرے میاں ان کے لاڈلے نہیں ہیں یہ بتائیں ان کا لاڈلا کون ہے؟ خبردار جو انہوں نے اس طرح کی personal بات کی۔ He is a gazetted officer وہ میرٹ پر آئے ہیں ان کی مہربانی اور لاڈوں پر نہیں آئے۔ ان سے تو ڈر کے مارے ان کا سانس سوکھ جاتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): میں نے صرف یہ کہا ہے کہ پروموشن ہو گئی ہے۔ میں مبارکباد دے رہا ہوں کہ وہ وہاں ڈائریکٹر لگے ہوئے ہیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: انہوں نے ایسے کیوں کہا ہے؟ میں سمجھتی ہوں کہ ڈاکٹر سعید الٰہی نے جان بوجھ کر یہ بات کی ہے۔ یہ بتائیں کہ انہوں نے وہاں پر اور کتنے لاڈلوں کو لگایا ہے، کتنے رشتہ داروں کو لگایا ہے۔ میں یہاں پر پوری لسٹ لے کر آؤں گی اور ان کے پورے خاندان کی لسٹ لے کر آؤں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! اچھا اب تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: آج میں ڈاکٹر سعید الٰہی کو چیلنج کرتی ہوں کہ اگر میں شہباز شریف کے خاندان کے تمام رشتہ داروں کے نام اس floor پر نہ لائی۔۔۔(شور وغل)

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ آپ کیا کر رہی ہیں؟

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: جناب سپیکر! ان کو چپ کروائیں۔(شور وغل)

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! مجھے ضمنی سوال کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! جز(ج) میں یہ کہا گیا ہے کہ۔۔۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! ڈاکٹر سامیہ نے صحیح بات کی ہے ڈاکٹر سعید الٰہی صاحب نے mind کر لیا تھا اس لئے personal ہو گئے ہیں۔ انہیں چاہئے کہ mind نہ کریں جواب دیں اور حوصلہ رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! مجھے جواب دینے دیں۔(شور وغل)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ انہیں جواب تو دینے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے کوئی پیارے نہیں ہیں ہمارے جو اپوزیشن کے لوگ ہیں انہیں بھی میرٹ پر ان کا حق دیا گیا ہے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: یہ سفارشیوں کو رکھنے والے لوگ ہیں۔ شہباز شریف کے بھانجے اور بھتیجوں کو نوازنے والے یہ لوگ.How dare they to talk about me

MR DEPUTY SPEAKER: Please no personal attack in the House.

آپ تشریف رکھیں۔ کوئی personal بات نہ کریں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! ڈاکٹر سعید الٰہی نے ان کے husband کا نام لیا ہے وہ personal ہوئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اچھا!اب معاملے کو اچھے طریقے سے ختم کریں۔ چلیں، اب ان کی گزارش تو سن لیں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: ہم ان کی بات نہیں سُنیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (ڈاکٹر سعید الٰہی): جناب سپیکر! میں دوبارہ گزارش کروں گا کہ ان کے میاں ڈاکٹر امجد ہمارے دوست ہیں اور ہمارے لئے قابل احترام ہیں۔ میں نے صرف یہ بتایا ہے کہ اپوزیشن میں ہونے کے باوجود ان کا میرٹ تھا جو ان کو مل گیا ہے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! میرے میاں اپوزیشن میں نہیں ہیں وہ ایک گورنمنٹ آفیسر ہیں۔ میں احتجاج کرتی ہوں آپ ان کی بات کورد کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آمنہ الفت صاحبہ!

محترمہ آمنہ الفت: شکریہ۔ جناب سپیکر! جز (ج) میں متذکرہ کالج کی بات کرتے ہوئے یہ کہا گیا ہے کہ 2007-08 کے دوران۔۔۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: ایک منٹ آمنہ! جناب سپیکر! میں آپ سے اجازت چاہتی ہوں۔ یہ کیا طریقہ ہے، کیا امجد شہزاد اپوزیشن میں ہے؟

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: انہیں چپ کرائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہر بات کی ایک limit ہوتی ہے۔ آپ کی بات سن لی ہے۔ آپ پہلے یہ تو سُن لیں کہ انہوں نے کہا کیا ہے؟ (قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب محمد عثمان بھٹی کی جانب سے کورم کی نشاندہی کرنے کی بناء پر بقیہ سوالات کے جوابات dispose of تصور ہوئے)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور-ڈینٹل کالج کا سٹاف و دیگر تفصیلات

*3751: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں ڈینٹل کالج کہاں پر واقع ہے نیز اس میں کل کتنا سٹاف ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) متذکرہ کالج میں سال 08-2007 کے دوران کل کتنے طلباء و طالبات کو داخلہ دیا گیا؟

(ج) متذکرہ کالج میں سال 08-2007 کے دوران کتنے طلباء و طالبات نے فائنل ائیر میں کامیابی حاصل؟

(د) سال 08-2007 کے دوران متذکرہ کالج کا رزلٹ کتنے فیصد رہا؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) لاہور میں ڈینٹل کالج، پنجاب ڈینٹل ہسپتال سے ملحقہ بلڈنگ واقع لاہور وال سٹی ٹیکسالی گیٹ عقب بادشاہی مسجد اور لیڈی ولنگڈن ہسپتال، فورٹ روڈ پر موجود ہے۔ جس کا قیام 1934 میں ہوا تاہم ڈینٹل کالج کا تقریباً آدھا حصہ سال 2002 میں گورنمنٹ محمد نواز شریف ہسپتال یکی گیٹ کی بلڈنگ میں شفٹ ہو گیا ہے اور باقاعدہ کام کر رہا ہے۔

ڈینٹل کالج میں بشمول ٹیچنگ سٹاف، ایڈمن سٹاف، لائبریری سٹاف، لیبارٹری سٹاف اور دیگر عملہ موجود ہے جس کی تفصیل "(الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) متذکرہ کالج میں سال 08-2007 کے دوران 87 طلباء و طالبات کو داخل کیا گیا ہے جس میں طالبات کی تعداد 66 اور طلبہ کی تعداد 21 ہے۔

(ج) متذکرہ کالج میں سال 08-2007 کے دوران فائنل ائیر کے امتحان میں 78 طلباء و طالبات نے کامیابی حاصل کی ہے۔ جس میں طالبات کی تعداد 53 ہے اور طلبہ کی تعداد 25 ہے۔

(د) دوران سال 08-2007 ڈینٹل کالج کا رزلٹ 96 فیصد رہا ہے۔

بورے والا چک نمبر 279/ای بی میں گیسٹرو سے بچوں کی ہلاکت و دیگر تفصیلات

*3972: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مورخہ 13۔جولائی 2009 کی ایک موخر اخبار کی خبر کے مطابق کیا یہ درست ہے کہ بورے والا کے چک 279/ای بی میں گیسٹرو کی وباء پھیلنے سے تین بچے ہلاک ہو گئے اور متعدد ہسپتالوں میں پہنچ گئے؟

(ب) کیا حکومت نے اس واقع کا نوٹس لیا ہے اگر ہاں تو ہلاک ہونے والے بچوں کے والدین کو کیا compensation دی گئی ہے اور ہسپتالوں میں داخل بچوں کے علاج معالجہ کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ج) کیا حکومت اس چک اور اس کے ارد گرد کے دیگر چکوک کا پانی ٹیسٹ کروانے اور ان میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ چک نمبر 279/EB میں مختلف تاریخوں میں تین اموات ہوئیں جو کہ چک نمبر 279/EB میں ان کے گھروں میں ہوئیں اور انہوں نے کسی قسم کا علاج معالجہ نہ ہی سرکاری ہسپتال اور نہ کسی پرائیویٹ ہسپتال سے کروایا۔ جن میں ایک موت گیسٹرو کی وجہ سے ڈی ہائیڈریشن کے سبب ہوئی اور بقیہ دو اموات تیز بخار سے ہوئیں۔

(ب) ڈاکٹر محمد ادریس کے زیر سرپرستی چک نمبر 279/EB میں میڈیکل کیمپ لگایا گیا۔ لوگوں کو گیسٹر، ہیضہ اور متعدد موذی امراض سے بچاؤ کے بارے میں ہیلتھ ایجوکیشن دی گئی اور لوگوں کو مطلع کیا گیا کہ پانی ابال کر پیا جائے۔ پانی صاف کرنے والی گولیاں بھی گھر گھر مہیا کی گئیں۔ تمام ضروری علاج معالجہ کی سہولیات موقع پر فراہم کی گئیں۔

ہلاک ہونے والے بچوں کے والدین کے لئے compensation محکمہ صحت کے متعلقہ نہ ہے۔

(ج) محکمہ صحت وہاڑی کی ٹیم نے چک نمبر 279/EB سے پینے کے پانی کے بیس عدد نمونہ جات بیکٹریالوجسٹ حکومت پنجاب لاہور کو تجزیہ کے لئے بھیجے گئے۔ چک نمبر 279/EB سے حاصل کئے گئے پینے کے پانی کے بیس عدد نمونہ جات کی رپورٹ بیکٹریالوجسٹ حکومت پنجاب لاہور سے بذریعہ چٹھی نمبری 577/EPL بتاریخ 17۔09۔2009 کے تحت موصول ہوئی جس کے مطابق تمام نمونہ جات آلودہ پائے گئے۔ ای ڈی او ہیلتھ وہاڑی کی طرف سے TMA بورے والا کو لیٹر نمبر 9446/EDOH بتاریخ 13۔07۔09 کو

درخواست کی گئی کہ چک نمبر EB/279 کے مکینوں کو پینے کے صاف پانی کی فراہمی یقینی بنائی جائے۔اس کے علاوہ تحصیل بورے والا، میلسی اور وہاڑی میں مختلف جگہوں سے پینے کے پانی کے 60 نمونہ جات حاصل کئے گئے اور بیکٹریالوجسٹ حکومت پنجاب لاہور سے تجزیہ کروایا گیا جس کی رپورٹ نمبری EPL/591 بتاریخ 09۔07۔22 کے مطابق نمونہ جات آلودہ پائے گئے۔TMA میلسی، بورے والا اور وہاڑی کو پہلے بھی چٹھی نمبری EDOH/ 17۔941517 مورخہ 09۔07۔13 کے تحت درخواست کی گئی کہ واٹر سپلائی کے پائپ کو تبدیل کیا جائے یا مرمت کیا جائے اور پینے کے پانی کے ذخائر کی کلورینیشن باقاعدگی سے کی جائے تاکہ پینے کے پانی کو آلودہ ہونے سے بچایا جائے اور پانی کی وجہ سے ہونے والی بیماریوں کا تدارک کیا جاسکے۔

ناقص چینی کی پیداوار کی تفصیلات

*4234: **محترمہ سیمل کامران:** کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پاکستان سٹینڈرڈ کنٹرول اتھارٹی نے ملک بھر کی اوپن مارکیٹ سے 18 نمونے حاصل کر کے تجزیہ کیا تو اس میں سلفر آکسائیڈ کی مقدار 15 کی بجائے 50 فیصد اور شوگر کلر کی 60 سے 80 فیصد کی بجائے 120 فیصد پائی گئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کیمیکل کی معمولی مقدار بھی انسانی صحت کے لئے انتہائی مضر ہے اور مذکورہ مقدار کینسر کا سبب بن سکتی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ 48 شوگر ملوں میں سے صرف 18 سٹینڈرڈ کوالٹی اتھارٹی کے پاس رجسٹرڈ ہیں؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا پنجاب حکومت وفاقی حکومت سے رابطہ کر کے اس اہم مسئلہ کو سنجیدگی کے ساتھ حل کرنے کو تیار ہے،اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پاکستان سٹینڈرڈ کنٹرول اتھارٹی مرکزی حکومت کا ادارہ ہے۔اس کا صوبائی حکومت سے کوئی تعلق نہ ہے۔اس اتھارٹی کا اپنا نیٹ ورک ہے جو مختلف اشیائے خورد و نوش کے نمونہ جات

حاصل کرتا ہے اور لیب اینالیسز کرتا ہے۔اس اتھارٹی نے کبھی بھی حکومت پنجاب سے اپنی معلومات باہم تبادلہ خیال نہیں کیا ہے۔

جہاں تک سلفرڈائی آکسائیڈ کی مقدار کا تعلق ہے پنجاب پیور فوڈرولز 2007 کے مطابق اس کی مقدار 100 پی پی ایم سے زیادہ نہیں ہونی چاہئے۔اگر زیادہ ہے تو ممنوع ہے۔

پنجاب حکومت نے معیاری اور غیر ملاوٹ شدہ خوراک کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے پنجاب فوڈ اتھارٹی قائم کی ہے۔جس نے باقاعدہ کام شروع کر دیا ہے (کا پی لف ہے) یہ اتھارٹی محکمہ خوراک کے زیر نگرانی اپنے فرائض سر انجام دے رہی ہے۔

(ب) پنجاب پیور فوڈ رولز 2007 اور پنجاب پیور فوڈ رولز 2011 کے تحت خوراک سے متعلقہ کیمیکلز کے استعمال کی مقدار متعین کی گئی ہے۔اگر اس مقدار سے زیادہ ہو تو اس کا استعمال ممنوع ہے۔

(ج) متعلقہ نہ ہے۔تفصیل (الف) میں درج ہے۔

(د) متعلقہ نہ ہے۔تفصیل (الف) میں درج ہے۔

لاہور۔یوسی نمبر 92 سوڈیوال کالونی کی ڈسپنسری کی تفصیلات

*4640: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کی یونین کونسل نمبر 92 سوڈیوال کالونی میں سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی ڈسپنسری موجود ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ تین منزلہ عمارت 40 سال پرانی، خستہ حال اور ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ڈسپنسری کی عمارت کو یونین کونسل کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے؟

(د) کیا مذکورہ بلڈنگ میں جو سرکاری ملازم اپنی کونسلر بیوی کے ساتھ رہائش پذیر ہے وہ کب سے رہائش پذیر ہے اگر وہ قانونی طور پر رہائش پذیر ہے تو وہ کب سے اپنا ہاؤس رینٹ کٹوا رہا ہے نیز اس کے پاس عمارت کا کتنا حصہ زیر استعمال ہے؟

(ہ) کیا سوڈیوال کے گنجان آباد علاقے میں حکومت مذکورہ ڈسپنسری کو نئی بلڈنگ بنا کر 20 بستر کا ہسپتال بنانے کا ارادہ ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو کیوں؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) اب یہ عمارت گرادی گئی ہے اوراس کی جگہ نئی عمارت زیر تعمیر ہے۔

(ج) یہ عمارت گرادی گئی ہے لہذا کوئی بھی اس عمارت پر قابض نہ ہے۔

(د) ڈسپنسری کی پرانی بلڈنگ 2011 میں گرادی گئی تھی اور اس کی جگہ پر ڈسپنسری کی نئی عمارت زیر تعمیر ہے لہذا اب کوئی بھی رہائش پذیر نہ ہے۔

(ہ) حکومت مذکورہ ڈسپنسری کو 20 بستر کا ہسپتال بنانے کا ارادہ نہ رکھتی ہے تاہم آؤٹ ڈور سہولیات کو اپ گریڈ کرنے اور بہتر آلات کے لئے حکومت پنجاب نے 15 ملین روپے کی رقم 31۔اکتوبر 2011 کو ضلعی حکومت لاہور کو مہیا کر دی تھی۔ اس میں سے 14.2 ملین روپے سے ہسپتال کا گراؤنڈ فلور کا کام مکمل ہونے کے قریب ہے جبکہ 8 لاکھ روپے الٹرا ساؤنڈ مشین کی خریداری کے لئے مختص کئے گئے ہیں۔ جس کی خریداری کے عمل پر کام جاری ہے۔

میڈیکل کالجوں میں داخلوں کی ضلع وار تعداد و تفصیل

*4845: انجینئر قمرالاسلام راجہ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) اس سال سرکاری میڈیکل کالجوں میں داخل ہونے والے طلباء وطالبات میں ضلع لاہور، ضلع راولپنڈی اور ضلع بہاولپور کے طلباء وطالبات کی بالترتیب تعداد کیا ہے؟

(ب) کیا حکومت میڈیکل کالجوں میں داخلے کے لئے انٹری ٹیسٹ ختم کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے اور اگر نہیں تو کیا اس کی وجہ بوٹی مافیا اور نقل کے رجحان کے سدباب میں ناکامی ہے؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سرکاری میڈیکل کالجوں میں داخل ہونے والے طلباء و طالبات میں ضلع لاہور میں 1592، ضلع راولپنڈی میں 1219 جبکہ ضلع بہاولپور میں 1205 طلباء وطالبات کو داخلہ دیا گیا۔

(ب) حکومت پنجاب میڈیکل کالجوں میں داخلے کے لئے انٹری ٹیسٹ ختم کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔ Uniform Entry Test کے اجراء سے حکومت پنجاب کی میرٹ پالیسی مزید

شفاف ہوئی ہے اور قابل اور ذہین طلباء وطالبات میرٹ پر داخلے کے لئے اہل قرار پائے جاتے ہیں جو کہ میڈیکل کالجوں میں داخلہ لیتے ہیں۔

پنجاب کے پرائیویٹ ہسپتالوں کے نظام کو ریگولیٹ کرنے کے لئے قانون سازی کرنے کی تفصیلات

*5074: انجینئر قمر الاسلام راجہ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا پنجاب میں پرائیویٹ ہسپتالوں کے نظام کو ریگولیٹ کرنے کے لئے باقاعدہ کوئی قانون یا اتھارٹی موجود ہے جو مریضوں کے حقوق کا تحفظ کر سکے؟

(ب) اگر کوئی ایسا قانون یا اتھارٹی موجود نہیں تو پھر کیا حکومت اس ضمن میں کوئی قانون سازی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) حکومت پنجاب نے پرائیویٹ ہسپتالوں کے نظام کو ریگولیٹ کرنے کی غرض سے "پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن" کی تشکیل دی ہے۔ یہ اتھارٹی ایک خود مختار ادارہ ہے جو کہ صوبہ بھر میں قائم ہسپتالوں بشمول پرائیویٹ ہسپتالوں، ڈسپنسریوں و کلینکس کو رجسٹر کرنے اور انہیں قانون کے دائرہ کار میں لانے کی غرض سے ضروری قانون سازی کر رہا ہے اور Minimum Service Delivering Standards بھی تیار کئے جا رہے ہیں۔

(ب) تفصیل (الف) میں درج ہے۔

شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان میں بیڈز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*5454: محترمہ مائزہ حمید: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) اس ہسپتال میں روزانہ کتنے مریض چیک اپ کے لئے آتے ہیں؟

(ج) مذکورہ ہسپتال میں عوام کے لئے کون کون سی طبی مشینری کی سہولیات فراہم کی گئیں ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال میں سی ٹی سکین، ایم آر آئی اور برن یونٹ کی سہولت میسر نہ ہے اگر ہے تو 10۔2009 میں کتنے مریضوں کو یہ سہولت فراہم کی گئی؟

(ہ) 10۔2009 میں اس ہسپتال کو کتنا بجٹ فراہم کیا گیا؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان 761 بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ب) شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان میں روزانہ تقریباً 3500 مریض چیک اپ کے لئے آتے ہیں۔

(ج) شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان میں تمام مشینری بشمول ایکسرے، الٹراساؤنڈ، سی ٹی سکین، کلر ڈاپلر، پی سی آر ٹیسٹ، لیپروسکوپی، ایکوکارڈیوگرفی، ای ٹی ٹی، وینٹیلیٹر، میموگرافی، اینستھیزیا مشین اور ایم آر آئی کی سہولت میسر ہے۔

(د) شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان میں سی ٹی سکین، برن یونٹ اور ایم آر آئی کی سہولیات مریضوں کو فراہم کی جارہی ہیں۔ ایم آر آئی مشین 11-05-18 کو ہسپتال انتظامیہ کے سپرد کی گئی جس سے مستفید ہونے والے مریضوں کو سہولت میسر ہے۔ 27۔اگست 2008 سے مستفید ہونے والے مریضوں کی تعداد درج ذیل ہے۔

سہولت	2009	2010	2011	2012
سی ٹی سکین	5570	5449	4959	4204
برن یونٹ	433	464	460	459
ایم آر آئی	Nil	Nil	1148	1531

(ہ) مذکورہ ہسپتال کے بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مالی سال 2009-10	65 کروڑ 35 لاکھ 26 ہزار 5 سو 65 روپے
مالی سال 2010-11	76 کروڑ 23 لاکھ 5 ہزار روپے
مالی سال 2011-12	ایک ارب 12 کروڑ 54 لاکھ 32 ہزار روپے

شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان میں ڈاکٹرز کی منظور شدہ اسامیاں و دیگر تفصیلات

*5455: محترمہ مائزہ حمید: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان میں ڈاکٹرز کی کتنی اسامیاں منظور شدہ ہیں اور کتنی اس میں خالی ہیں اور ان کو کب تک پر کر دیا جائے گا؟

(ب) اس ہسپتال میں کتنے پروفیسرز کی کمی ہے اور اس کمی کو کب تک پورا کر دیا جائے گا؟

(ج) مذکورہ ہسپتال میں پیرا میڈیکل سٹاف کی کتنی اسامیاں خالی ہیں انہیں کب تک پر کر دیا جائے گا؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ زنانہ ریڈیالوجسٹ کی اسامی عرصہ دراز سے خالی ہے اس کو fill نہ کرنے کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان میں کل 321 اسامیاں منظور شدہ ہیں۔ ان میں سے 275 اسامیاں پُر ہیں جبکہ 46 اسامیاں خالی ہیں۔ خالی اسامیوں کو ہر ماہ کی پہلی اور تیسری جمعرات کو بذریعہ واک ان انٹرویو پرنسپل کی زیر سربراہی پُر کیا جا رہا ہے۔ پرنسپل منتخب شدہ امیدواران کی تقرری کے لئے سفارشات محکمہ صحت کو بھیج دیتا ہے۔ پرنسپل کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ بھرتی کے عمل کو تیز کرے اور سفارشات جلد از جلد محکمہ صحت کو ارسال کرے تاکہ خالی اسامیوں کو پُر کیا جا سکے۔

(ب) پروفیسرز کی 16 خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے سمری وزیراعلیٰ پنجاب کو بھیجی جا رہی ہے۔

(ج) پیرا میڈیکل سٹاف کی 115 اسامیاں خالی ہیں جنہیں پُر کرنے کے لئے مئی 2012 کو اخبار میں اشتہار دے دیا گیا ہے۔ اور ریکروٹمنٹ پراسس جاری ہے۔

(د) اس بابت عرض ہے کہ شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان ایک ٹیچنگ ہسپتال ہے جس میں پروفیسر آف ریڈیالوجی، ایسوسی ایٹ پروفیسر آف ریڈیالوجی، اسسٹنٹ پروفیسر آف ریڈیالوجی اور سینئر رجسٹرار ریڈیالوجی تعینات ہیں جو کہ مریضوں کو طبی سہولیات احسن طریقے سے پہنچا رہے ہیں۔

گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق پہلے ڈسٹرکٹ اور تحصیل ہسپتالوں میں ریڈیالوجسٹ کی اسامیوں کو پُر کیا جا رہا ہے اس لئے یہ اسامیاں خالی ہیں تاہم جلد ہی ان کو بھی پُر کر دیا جائے گا۔

1600 میڈیکل آفیسرز کی اپ گریڈیشن کی تفصیلات

*5684: ڈاکٹر سامیہ امجد: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ صحت کے 1600 میڈیکل آفیسروں کو اگلے گریڈ میں ترقی دینے کا معاملہ گذشتہ 3 سال سے لٹکا ہوا ہے جن میں میڈیکل آفیسر، ایس ایم اوز اور پی ایم اوز شامل ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کب تک مذکورہ finalize cases کر دیئے جائیں گے نیز تساہل کے ذمہ دار افسران واہلکاران کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) محکمہ صحت کے 1600 ڈاکٹرز / میڈیکل آفیسرز، سینئر میڈیکل آفیسرز و پرنسپل میڈیکل آفیسرز کو اگلے گریڈ میں ترقی دینے کے لئے پروموشن کمیٹی کے اجلاس پچھلے تین سالوں سے تواتر کے ساتھ ہو رہے ہیں۔ جو ڈاکٹرز اپنا ریکارڈ مکمل نہیں کرواتے ان کی ترقی کے کیسز کمیٹی کے اجلاس میں آئندہ اجلاس تک ملتوی کر دئے جاتے ہیں اور انہیں ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اپنا ریکارڈ مکمل کروائیں تاہم جنوری 2010 سے پروموشن کمیٹی کے 6 اجلاس منعقد ہو چکے ہیں جن میں 1313 میڈیکل آفیسرز (BS-17) کو اگلے گریڈ (BS-18) میں بطور سینئر میڈیکل آفیسر ترقی دی جا چکی ہے۔ تقریباً مزید 100 میڈیکل آفیسرز جن کے مطلوبہ کوائف مکمل ہو چکے ہیں، کی ترقی کے لئے بہت جلد ڈیپارٹمنٹل پروموشن کمیٹی کی میٹنگ بلائی جا رہی ہے۔ 260 سینئر میڈیکل آفیسرز کو گریڈ 19 میں بطور APMO پروموٹ کر دیا گیا ہے جبکہ مزید 694 سینئر میڈیکل آفیسرز BS-18 کی بطور (BS-19) APMO ترقی کے لئے کیس کوائف پورے کر کے S&GAD کو بھیج دیا گیا ہے جن کو جلد ہی پروموٹ کر دیا جائے گا۔ تاہم PMO کی کوئی اسامی خالی نہ ہے جیسے ہی کوئی اسامی خالی ہو گی تو سنیارٹی کے لحاظ سے APMO کو بطور PMO ترقی دے دی جائے گی۔ مزید یہ کہ محکمہ صحت نے ڈاکٹرز کی جلد از جلد محکمانہ ترقی کے لئے سپیشل پروموشن یونٹ (SPU) تشکیل دیا ہے۔ جو جنوری 2012 سے محکمہ صحت کے تمام ملازمین بشمول ڈاکٹرز، نرسز، اور فارماسسٹ وغیرہ کی پروموشن کے سلسلے میں ہنگامی بنیادوں پر کام کر رہا ہے۔

(ب) اس حوالے سے تفصیلات اوپر بیان کر دی گئی ہیں۔ نیز ڈاکٹرز کی ترقی کے لئے پروموشن کمیٹی کے اجلاس تواتر سے جاری ہیں۔

جناح ہسپتال لاہور میں بے قاعدگیوں کی تفصیلات

*5815: محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ): کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ علامہ اقبال میڈیکل کالج کے شعبہ پتھالوجی کی ڈاکٹر جو کہ جناح ہسپتال لاہور کے ایم ایس کی بیوی ہے کو نرسنگ سکول جناح ہسپتال کی چیف وارڈن تعینات کیا گیا ہے کب سے اور کس دفتری احکام کے تحت اور کس کی سفارش پر؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ڈاکٹر کو ڈائریکٹر نرسنگ ایجوکیشن بھی تعینات کیا ہوا ہے جبکہ مذکورہ ڈاکٹر کا نرسنگ شعبہ سے کوئی تعلق ہے اور نہ ہی کوالیفائیڈ ہے جبکہ نرسنگ شعبہ میں اعلیٰ کوالیفائیڈ اور وسیع تجربہ کی حامل خاتون موجود ہے جو نرسنگ کالج کی پرنسپل ہے؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا مذکورہ بالا عہدوں پر شعبہ نرسنگ سے متعلقہ اعلیٰ تعلیم یافتہ اور وسیع تجربہ کی حامل خاتون کو مذکورہ اسامیوں پر تعینات کرنے کو تیار ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ڈاکٹر غزالہ شاہین جو کہ پرنسپل ویمن میڈیکل آفیسر (PWMO-20) جنرل کیڈر سینئر ڈاکٹر ہے اور کسی بھی شعبہ کی انچارج پروفیسر نہ ہے۔ ایڈمنسٹریٹو حیثیت میں ڈائریکٹر مارکیٹنگ / لیبر روم کے عہدہ پر کام کر رہی ہیں۔ مزید برآں ان کے شوہر ڈاکٹر محمد حسن اس وقت جنرل ہسپتال لاہور کے ایم ایس نہ ہیں۔

(ب) مذکورہ ڈاکٹر ڈائریکٹر نرسنگ نہ ہیں بلکہ نرسنگ کالج کی پرنسپل نرسنگ کے شعبہ ہی سے تعلق رکھتی ہے۔

(ج) جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں نہ ہے۔

پی پی۔288۔ہیلتھ سنٹرز پر ڈاکٹرز کی تعیناتی کا معاملہ

*5878: میاں شفیع محمد: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔288 رحیم یار خان میں کل کتنے RHCs, BHUs اور ڈسپنسریاں قائم ہیں؟

(ب) کتنے RHCs اور BHUs ایسے ہیں جن میں ایم بی بی ایس ڈاکٹرز تعینات نہیں ہیں یہاں پر کب تک ڈاکٹرز کی تعیناتی کر دی جائے گی؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) حلقہ پی پی۔288 رحیم یار خان میں کل دو آر ایچ سی، پانچ بی ایچ یو اور تین رورل ڈسپنسریاں موجود ہیں، تفصیل درج ذیل ہے۔

(i) رورل ہیلتھ سنٹر ظاہر پیر (ii) رورل ہیلتھ سنٹر نواں کوٹ

(i) بی ایچ یو لنجی وار (ii) بی ایچ یو غوث پور

(iii) بی ایچ یو چاچڑاں شریف (iv) بی ایچ یو قادر پور

(v) بی ایچ یو ٹھکل آرائیں

(i) رورل ڈسپنسری بستی محمد نواز (ii) رورل ڈسپنسری احمد کڈن

(iii) رورل ڈسپنسری ڈوڈی سانگھی

(ب) تمام RHCs اور BHUs پر ڈاکٹرز تعینات ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام ڈاکٹر	جائے تعیناتی	نمبر شمار	نام ڈاکٹر	جائے تعیناتی
(i)	ڈاکٹر خان وزیر	RHC ظاہر پیر	(ii)	ڈاکٹر محمد انور	RHC (SMO) نواں کوٹ)
	ڈاکٹر محمد طارق فاروق	RHC ظاہر پیر		ڈاکٹر محمد طارق	RHC نواں کوٹ
(iii)	ڈاکٹر احمد علی لغاری	BHU لنجی وار	(iv)	ڈاکٹر محمد سعید	BHU غوث پور
(v)	ڈاکٹر سعید	BHU چاچڑاں شریف	vi)	ڈاکٹر احمد علی لغاری	BHU قادر پور
(vii)	ڈاکٹر عبدالجبار	BHU ٹھکل آرائیں			

ڈی ایچ کیو ہسپتال راولپنڈی میں جعلی ڈگریوں پر ڈاکٹرز بھرتی کرنے کی تفصیلات

*6117: جناب محمد شفیق خان: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈی ایچ کیو ہسپتال راولپنڈی میں چند ڈاکٹروں کو جعلی ڈگریوں پر بھرتی کیا گیا اور ان کی جعلی ڈگریاں پکڑے جانے پر انہیں ملازمت سے برخاست کیا گیا؟

(ب) ان افراد کے نام، عہدہ، گریڈ کیا ہیں انہیں کب اور کس نے بھرتی کیا؟

(ج) ان افراد کو تنخواہوں اور ٹی اے / ڈی اے کی مد میں کتنی رقم ادا کی گئی تھی؟

(د) اس کے ذمہ دار سرکاری ملازمین جنہوں نے انہیں بھرتی کیا کون ہیں اور ان کے خلاف کیا ایکشن لیا گیا ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے، 2009 میں چند افراد جعلی ڈگریوں پر بھرتی ہوئے تھے جن کے خلاف وزیر اعلیٰ پنجاب کی معائنہ ٹیم اور محکمہ انٹی کرپشن نے انکوائری کی۔ جعلی ڈگریاں ثابت ہونے کے بعد انہیں نوکری سے برخاست کر دیا گیا اور ان کے خلاف ضابطہ فوجداری کے تحت متعلقہ تھانے میں مقدمہ درج کروایا گیا جو کہ 09-10-17 سے اب تک اڈیالہ جیل راولپنڈی میں قید ہیں اور ان کا مقدمہ زیر سماعت ہے۔

(ب) بھرتی ہونے والے افراد کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام ڈاکٹر	عہدہ	گریڈ
(i)	ڈاکٹر سید صلاح الدین	میڈیکل آفیسر	17
(ii)	ڈاکٹر سید علاؤالدین	میڈیکل آفیسر	17
(iii)	ڈاکٹر سید ناصر الدین	میڈیکل آفیسر	17
(iv)	ڈاکٹر رفعت شاہین	میڈیکل آفیسر	17

مندرجہ بالا افراد کی بھرتی میں مندرجہ ذیل افراد ملوث تھے۔

(i) ڈاکٹر خالد اقبال ملک، سابق ایم ایس، DHQ ہسپتال راولپنڈی،

(ii) محمد رشید اختر، سابق ڈائریکٹر فنانس، DHQ ہسپتال راولپنڈی،

(iii) محمد آصف ایوب، سابق اکاؤنٹ آفیسر، DHQ ہسپتال راولپنڈی،

(iv) محمد عرفان، سابق ہیڈ کلرک، DHQ ہسپتال راولپنڈی

(ج) ان افراد کو کوئی TA/DA یا تنخواہ نہ دی گئی تھی۔

(د) وزیر اعلیٰ معائنہ ٹیم اور محکمہ انٹی کرپشن کی انکوائری رپورٹ کے مطابق سابقہ ایم ایس، ہیڈ کلرک، اکاؤنٹس آفیسر اور ڈائریکٹر فنانس کو ان بے ضابطگیوں کا ذمہ دار قرار دیا گیا۔ ان افراد کے خلاف ضابطہ فوجداری کے تحت مقدمہ درج کروادیا گیا ہے اور PEEDA ایکٹ کے تحت محکمہ صحت میں محکمانہ کاروائی بھی جاری ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے کمشنر راولپنڈی کو انکوائری آفیسر مقرر کیا تھا، کمشنر راولپنڈی نے انکوائری رپورٹ پیش کر دی ہے جو کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کو بھجوائی گئی ہے۔

بے نظیر بھٹو ہسپتال راولپنڈی میں ملازمت سے برخاست کئے گئے ملازمین کی تفصیلات

*6118: جناب محمد شفیق خان: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بے نظیر بھٹو ہسپتال راولپنڈی میں یکم جنوری 2008 سے آج تک کتنے افراد کو ملازمت سے برخاست کیا گیا، ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ب) کتنے افراد کو مختلف عدالتوں کے احکامات پر ملازمت پر بحال کیا گیا؟

(ج) انہیں برخاست کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) ان کے عدالتوں میں مقدمات پر حکومت کی طرف سے کتنا خرچ ہوا ہے، ان اخراجات کا ذمہ دار کون ہے اور اس کے خلاف کیا قانونی ایکشن لیا گیا؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) بے نظیر بھٹو ہسپتال راولپنڈی میں یکم جنوری 2008 سے آج تک 66 افرد کو ملازمت سے برخاست کیا گیا۔ ان کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 14 افراد کو مختلف عدالتوں کے احکامات سے ملازمت پر بحال کیا گیا۔ تفصیل سیریل نمبر 16, 17, 18, 32, 33, 34, 35, 36, 37, 38, 39, 40, 41, 42 ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) انہیں برخاست کرنے کی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں۔

(i) 48 افراد غیر حاضر تھے۔ تفصیل سیریل نمبر 1to 14, 19 to 31, 43 to 45, 47 to 54 & 57 to 66 ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ii) 14 افراد کے کنٹریکٹ میں بمطابق ریکارڈ غیر تسلی بخش کارکردگی کی بنیاد پر توسیع نہ کی گئی۔ تفصیل سیریل نمبر 16, 17, 18, 32 to 42 & 47 ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(iii) ایک فرد کا میٹرک سرٹیفکیٹ بوگس تھا۔ تفصیل سیریل نمبر 15 پر درج ہے۔

(iv) تین افراد موبائل چوری میں ملوث تھے۔ تفصیل سیریل نمبر 46, 55 & 56 پر درج ہے۔

(د) میاں عبدالروٗف، ایڈووکیٹ سپریم کورٹ آف پاکستان کو راولپنڈی میڈیکل کالج / بے نظیر بھٹو ہسپتال راولپنڈی کی جانب سے قانونی مشیر مقرر کیا گیا ہے جو کہ ہسپتال ہذا سے متعلقہ تمام قانونی امور کی پیروی کرتا ہے مندرجہ بالا کیسز کی پیروی بھی اسی قانونی مشیر نے کی جسے 15 ہزار روپے ماہانہ اعزازیہ کے طور پر دیا جاتا ہے۔

سال 2009، صوبہ میں نئے بنائے گئے ہسپتالوں کی تفصیلات

*6128: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں یکم جنوری 2009 سے اب تک کل کتنے نئے ہسپتال کس کس جگہ بنائے گئے؟

(ب) کتنے ہسپتال زیر تعمیر ہیں اور کتنے ہسپتال مکمل ہو چکے ہیں اور ان میں باقاعدہ کام شروع ہو چکا ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) مالی سال 2009 سے اب تک تعمیر ہونے والے ہسپتالوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مالی سال 10-2009 میں کل 7 ہسپتال بنائے گئے، تفصیل ذیل میں درج ہے۔ 59/MBBHU ضلع خوشاب، BHU جوڑاں کلاں، ضلع خوشاب، BHU بحرامی نواب ضلع بھکر، 47/TDABHU ضلع بھکر، رورل ہیلتھ سنٹر وریام والا ضلع جھنگ، رورل ہیلتھ سنٹر سندھیلیانوالہ تحصیل کمالیہ، DHQ ہسپتال پاکپتن شریف، ایمرجنسی کا قیام کوٹ خواجہ سعید ہسپتال لاہور

مالی سال 11-2010 میں 3 ہسپتال بنائے گئے، تفصیل درج ذیل ہے، RHC ٹھٹھہ صادق آباد، خانیوال، 50 بیڈ ہسپتال تلہ کنگ، ضلع خانیوال، 20 بیڈ ہسپتال کھیوڑہ، ضلع جہلم

مالی سال 12-2011 میں 6 ہسپتال تعمیر کئے گئے تفصیل ذیل میں درج ہے۔ تحصیل ہسپتال کوٹلی ہسپتال ضلع راولپنڈی، RHC موسیٰ خیل، ضلع میانوالی۔ تحصیل ہسپتال کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ، کارڈیک سنٹر چونیاں، ضلع قصور، ٹراما سنٹر DHQ ہسپتال ڈی جی خان، RHC اروٹی، ٹوبہ ٹیک سنگھ

(ب) مذکورہ عرصہ میں 17 ہسپتال مکمل ہو گئے ہیں جبکہ مندرجہ ذیل 16 ہسپتال زیر تعمیر ہیں اوران پر تعمیر کا کام تیزی سے جاری ہے۔

(i)	غلام محمد آباد ہسپتال فیصل آباد	(ii)	سمن آباد ہسپتال فیصل آباد
(iii)	DHQ ہسپتال نارووال	(iv)	غازی آباد ہسپتال لاہور
(v)	کڈنی سنٹر ملتان	(vi)	DHQ ہسپتال منڈی بہاؤالدین
(vii)	DHQ ہسپتال DG خان 250 بیڈز سے بڑھاکر 500 بیڈز کے ہسپتال کی سکیم	(viii)	ٹراما سنٹر ڈی جی خان کی تعمیر
(ix)	ٹراما سنٹر فتح پور ضلع لیہ کا قیام	(x)	410 بستروں پر مشتمل بہاولپور ہسپتال
(xi)	راولپنڈی انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی	(xii)	300 بستروں پر مشتمل ہسپتال شاہدرہ
(xiii)	راولپنڈی انسٹیٹیوٹ آف یورالوجی	(xiv)	برن سنٹر ملتان
(xv)	برن سنٹر فیصل آباد	(xvi)	60 بستروں پر مشتمل ہسپتال موضع لدھڑ بیدیاں روڈ لاہور

میانوالی، ہیلتھ سنٹر ٹولہ بانگی خیل سے متعلقہ تفصیلات

*6211: جناب شیر علی خان: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹولہ بانگی خیل ضلع میانوالی میں ہیلتھ سنٹر کب تعمیر کیا گیا اور اس کی تعمیر پر کتنی لاگت آئی؟
(ب) اس میں منظور شدہ اسامیاں گریڈ وار اور تعینات ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟
(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سنٹر ہذا میں ڈاکٹر، لیڈی ڈاکٹر اور ڈسپنسر کی اسامیاں خالی ہیں اس کی وجوہات کیا ہیں کب تک یہ اسامیاں پر کر دی جائیں گی؟
(د) اس ہسپتال کو سال 09۔2008 اور 10۔2009 کے دوران کتنے فنڈز دیئے گئے اس کی ان سالوں کے دوران آمدن اور اخراجات بتائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) بنیادی مرکز صحت ٹولہ بانگی خیل 1998 میں تعمیر ہوا اور اس پر 13 لاکھ 5 ہزار روپے لاگت آئی۔
(ب) اس میں منظور شدہ اسامیاں گریڈ وار اور تعینات ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	منظور شدہ اسامی	گریڈ	نام
1	میڈیکل آفیسر	17	ڈاکٹر سرور شاہ
2	سکول ہیلتھ & نیوٹریشن سپروائزر	17	عمران شریف
3	میڈیل ٹیکنیشن	09	خالی
4	کمپیوٹر آپریٹر	14	خالی
5	لیڈی ہیلتھ وزیٹر	09	رضوانہ بی بی
6	ڈسپنسر	06	حضرت بلال
7	سینٹری انسپکٹر	08	خالی
8	CDC سپروائزر	05	اقبال شاہ
9	مڈوائف / دائی	04	خالی
10	ویکسینیٹر	06	فرخ زمان
11	نائب قاصد	01	عبدالقیوم
12	چوکیدار	01	شاہجہاں
13	وارڈ کلینر	01	ضیاء الدین

(ج) یہ بات درست نہ ہے کہ ڈاکٹر، ڈسپنسر اور لیڈی ہیلتھ وزیٹر کی اسامیاں خالی ہیں بلکہ ڈاکٹر سرور شاہ بطور انچارج میڈیکل آفیسر، حضرت بلال بطور ڈسپنسر اور رضوانہ بیگم بطور لیڈی ہیلتھ وزیٹر تعینات ہیں اور باقاعدگی سے اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

(د) سال 09۔2008 اور 10۔2009 کے دوران فراہم کئے گئے فنڈز کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	فراہم کردہ فنڈز
2008-09	9لاکھ 80ہزار 5سو 92روپے
2009-10	7لاکھ 71ہزار 8سو 11روپے

مندرجہ بالا سالوں کے دوران آمدن اور اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	آمدن (پرچی فیس ایک روپیہ فی کس)	اخراجات
2008-09	13ہزار 8سو 39روپے	5لاکھ 42ہزار 3سو 74روپے
2009-10	23ہزار 3سو 17روپے	10لاکھ 72ہزار 6سو 48روپے

محکمہ صحت کے کنٹریکٹ ہیلتھ اینڈ نیوٹریشن سپر وائزر کو مستقل کرنے کا مسئلہ

*6250: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے محکمہ صحت کے گریڈ نمبر 1 تا 18 تک کے تمام کنٹریکٹ ملازمین کو ریگولر کر دیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ صحت میں سکول ہیلتھ اینڈ نیوٹریشن سپر وائزر جو کنٹریکٹ پر بھرتی کئے گئے تھے ان کو ریگولر نہیں کیا گیا ہے؟

(ج) کیا حکومت ان ملازمین کو ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کیا وجہ ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) محکمہ صحت نے حکومت پنجاب کے احکامات نمبری DS(O&M)5-3/204(Contract S&F) مورخہ 14-10-2009 کے مطابق سکیل نمبر 1 تا 15 کے تمام ملازمین کو ریگولر کر دیا ہے تاہم گریڈ 16 تا گریڈ 18 کی کچھ کیٹگریز کو ریگولر کر دیا گیا ہے اور کچھ زیر غور ہیں۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ محکمہ صحت پنجاب میں تمام سکول ہیلتھ اینڈ نیوٹریشن سپر وائزر کو ابھی تک ریگولر نہیں کیا گیا ہے۔

(ج) حکومت پنجاب محکمہ صحت سکیل نمبر 16 تا 18 تک کے تمام ملازمین کو ریگولر کرنے کے لئے غور کر رہی ہے۔

پی پی۔252 مظفر گڑھ، بی ایچ یوز کا قیام اور سٹاف کی تعیناتی کا مسئلہ

*6324:**ملک بلال احمد کھر**: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا پی پی۔252 مظفر گڑھ کی ہر یونین کونسل میں بی ایچ یو اور ڈسپنسری موجود ہے اگر نہ ہے تو کیا حکومت ان کے قیام کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) جہاں ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف نہ ہے کیا حکومت مذکورہ سٹاف تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پی پی۔252 مظفر گڑھ میں 2 آر ایچ سیز، 7 بی ایچ یوز اور ایک ڈسپنسری موجود ہے۔

(i) RHC گجرات: اور RHC سنانواں

(ii) سات BHU ہیں، بی ایچ یو لسوڑی، بی ایچ یو کھر غربی، بی ایچ یو شیخ عمر، بی ایچ یو دایا چوکھاں، بی ایچ یو شادی خان منڈا، بی ایچ یو محمود کوٹ اور بی ایچ یو خان پور رگا شیر۔

(iii) ایک ڈسپنسری محبوب آباد ہے۔

مندرجہ بالا ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں پر تعینات سٹاف کی تفصیل درج ذیل ہے۔

RHC گجرات:	ڈاکٹر ظفر اللہ، ڈاکٹر عبدالشکور، عاصمہ بانو ایل ایچ وی، حمیرا جتوئی ایل ایچ وی، رضیہ بیگم مڈ وائف، انور مائی مڈ وائف، سرور مائی مڈ وائف، فرزانہ فاروق مڈ وائف
RHC سنانواں:	ڈاکٹر عبدالجبار، ڈاکٹر اللہ بخش، طاہرہ رانا+صائمہ رزاق ایل ایچ ویز، شکیلہ سعید+زرینہ حفیظ+نازیہ بی بی+سکینہ مائی+منور بیگم مڈ وائفز
BHU لسوڑی:	ڈاکٹر جمشید، فرزانہ کوثر ایل ایچ وی، نورین افشاں+انعم یوسف+ساجدہ کنول مڈ وائفز
BHU شیخ عمر:	ڈاکٹر ظفر اقبال، نائیلہ پروین ایل ایچ وی، آسیہ بلوچ+انعم بتول+معراج بی بی مڈ وائفز
BHU کھر غربی:	ڈاکٹر طاہر سعید، مسرت فاطمہ ایل ایچ سی، ثمینہ عالیہ + ثمینہ منظور مڈ وائفز
BHU دایا چوکھاں:	ڈاکٹر حیات اللہ، طاہرہ پروین ایل ایچ وی، بشریٰ نورین+نور مائی+شازیہ پروین مڈ وائفز
BHU غازی گھاٹ:	ڈاکٹر عمار یاسر، ذکیہ لطیف ایل ایچ وی، سمیرا یاسمین + فوزیہ بی بی مڈ وائفز
BHU ٹھٹھہ گرمانی:	ڈاکٹر ساجد، فرحت انجم ایل ایچ وی، شازیہ گل، سدرہ ارشد مڈ وائفز

BHU کاشف آباد کی منظوری آ گئی ہے جبکہ نذیر کوثر ایل ایچ وی اور باقی عملہ تعینات کر دیا گیا ہے اور 12۔09۔06 کو واک ان انٹرویو کے تحت ڈاکٹرز کی سلیکشن بذریعہ ڈسٹرکٹ سلیکشن کمیٹی عمل میں لائی جائے گی۔

ڈسپنسری محبوب آباد: ڈاکٹر اسد حلیم

(ب) پی پی۔252 مظفر گڑھ کی ہر یونین کونسل میں گورنمنٹ کے قوانین کے مطابق ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف تعینات ہے تاہم اگر کوئی اسامی خالی ہوتی ہے تو گورنمنٹ کی ہدایت کے مطابق واک ان انٹرویو کے ذریعے ہر ماہ کی پہلی اور تیسری جمعرات کو واک ان انٹرویو کے تحت بذریعہ ڈسٹرکٹ ریکروٹمنٹ کمیٹی تعیناتی کر دی جاتی ہے۔

پی پی۔252 مظفر گڑھ میں قائم ہسپتالوں سے متعلقہ تفصیلات

***6327: ملک بلال احمد کھر:** کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔252 مظفر گڑھ میں کتنے ہسپتال اور ڈسپنسریاں موجود ہیں؟

(ب) کیا مذکورہ اداروں میں ڈاکٹرز، پیرا میڈیکل سٹاف اور لیبارٹریز کی تعداد پوری ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پی پی۔252 مظفر گڑھ میں 2 آر ایچ سیز، 7 بی ایچ یوز اور ایک ڈسپنسری موجود ہے۔

(i) RHC گجرات: اور RHC سنانواں

(ii) سات BHU ہیں، بی ایچ یو لسوڑی، بی ایچ یو کھر غربی، بی ایچ یو شیخ عمر، بی ایچ یو دایا چوکھاں، بی ایچ یو شادی خان منڈا، بی ایچ یو محمود کوٹ اور بی ایچ یو خان پور بگا شیر۔

(iii) ایک ڈسپنسری محبوب آباد ہے۔

مندرجہ بالا ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں پر تعینات سٹاف کی تفصیل درج ذیل ہے۔

گجرات: ڈاکٹر ظفر اللہ، ڈاکٹر عبدالشکور، عاصمہ بانو ایل ایچ وی، حمیرا جتوئی ایل ایچ وی، رضیہ بیگم مڈوائف، انور مائی مڈوائف، سرور مائی مڈوائف، فرزانہ فاروق مڈوائف

RHC سنانواں: ڈاکٹر عبدالجبار، ڈاکٹر اللہ بخش، طاہرہ رانا + صائمہ رزاق ایل ایچ ویز، شکیلہ سعید + زرینہ حفیظ + نازیہ بی بی + سکینہ مائی + منور بیگم مڈوائفز

BHU لسوڑی: ڈاکٹر جمشید، فرزانہ کوثر ایل ایچ وی، نورین افشاں + انعم یوسف + ساجدہ کنول مڈوائفز

BHU شیخ عمر: ڈاکٹر ظفر اقبال، نائیلہ پروین ایل ایچ وی، آسیہ بلوچ + انعم بتول + معراج بی بی مڈوائفز

BHU کھر غربی: ڈاکٹر طاہر سعید، مسرت فاطمہ ایل ایچ سی، ثمینہ عالیہ + ثمینہ منظور مڈوائفز

BHU دایا چوکھاں: ڈاکٹر حیات اللہ، طاہرہ پروین ایل ایچ وی، بشریٰ نورین + نورمائی + شازیہ پروین مڈوائفز

BHU غازی گھاٹ: ڈاکٹر عمار یاسر، دسیہ لطیف ایل ایچ وی، سمیرا یاسمین + فوزیہ بی بی مڈوائفز

BHU ٹھٹھہ گرمانی ڈاکٹر ساجد، فرحت انجم ایل ایچ وی، شازیہ گل، سدرہ ارشد مڈوائفز

BHU کاشف آباد کی منظوری آ گئی ہے جبکہ نذیر کوثر ایل ایچ وی اور باقی عملہ تعینات کر دیا گیاہے اور 12۔09۔06 کو واک ان انٹرویو کے تحت ڈاکٹرز کی سلیکشن بذریعہ ڈسٹرکٹ سلیکشن کمیٹی عمل میں لائی جائے گی۔

ڈسپنسری محبوب آباد: ڈاکٹر اسد حلیم

(ب) پی پی۔252 مظفر گڑھ کی ہر یونین کونسل میں گورنمنٹ کے قوانین کے مطابق ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف تعینات ہے۔تاہم اگر کوئی اسامی خالی ہوتی ہے تو گورنمنٹ کی ہدایت کے مطابق واک ان انٹرویو کے ذریعے ہر ماہ کی پہلی اور تیسری جمعرات کو واک ان انٹرویو کے تحت بذریعہ ڈسٹرکٹ ریکروٹمنٹ کمیٹی تعیناتی کر دی جاتی ہے۔

گورنمنٹ ہسپتال ماڈل ٹاؤن لاہور، سٹاف اور شکایات سے متعلقہ تفصیل

*6336: جناب محمد حفیظ اختر چودھری: کیاوزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) گورنمنٹ ہسپتال ماڈل ٹاؤن لاہور کب تعمیر کیا گیا؟

(ب) اس میں اس وقت کتنے ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ج) کیا یہ ہسپتال شام کے وقت بھی ورک کرتا ہے؟

(د) اس ہسپتال کے خلاف یکم جنوری 2009 سے آج تک کتنی شکایات بروقت طبی امداد برائے ڈیلیوری مہیا نہ کرنے کی وصول ہوئیں یہ شکایات کس کس کی تھیں اور کن کن ڈاکٹروں اور عملہ کے خلاف تھیں؟

(ہ) ان شکایات کی انکوائری کروائی گئیں تو کس کس نے ان شکایات کی انکوائری کی اور اس کے ذمہ دار کون کون پائے گئے اور ان کے خلاف کیا ایکشن لیا گیا؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ماڈل ٹاؤن ہسپتال1935 میں قائم کیا گیا، پاکستان بننے کے بعد ماڈل ٹاؤن سوسائٹی اس ہسپتال کو چلاتی رہی،1985میں پنجاب گورنمنٹ محکمہ صحت کے ساتھ 30سال کے لئے leaseمعاہدہ ہوااوراب ای ڈی او(ہیلتھ) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کے تحت یہ ہسپتال کام کر رہاہےاوراس کی افادیت کو دیکھتے ہوئے خادم اعلیٰ پنجاب نے حال ہی میں اسے تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال کادرجہ دینے کانوٹیفکیشن جاری کر دیاہے۔

(ب) اس ہسپتال میں تعینات ڈاکٹرز کے نام اور عہدہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ڈاکٹر طارق رمضان	ایم ایس	گریڈ19
ڈاکٹر شہباز اعجاز	SMO	گریڈ18
ڈاکٹر افضل	SMO	گریڈ18
ڈاکٹر اشرف نعیم	SMO	گریڈ18
ڈاکٹر فرحت عباس	SWMO	گریڈ18
ڈاکٹر نازیہ	WMO	گریڈ17
ڈاکٹر روحی	WMO	گریڈ17
ڈاکٹر افتخار	پرنسپل ڈینٹل سرجن	گریڈ19
ڈاکٹر عبیرہ	ڈینٹل سرجن	گریڈ17
ڈاکٹر احمد	ڈینٹل سرجن	گریڈ17

(ج) اس ہسپتال میں دوپہر2 سے رات8 بجے تک ایوننگ آؤٹ ڈور کام کرتاہے اور ڈاکٹر فرحت عباس سینئر وومن میڈیکل آفیسر ایوننگ شفٹ میں ڈیوٹی دیتی ہیں۔

(د) جی نہیں!

(ہ) جی نہیں!

تحصیل کوٹ رادھاکشن وچونیاں، پرائیویٹ ہسپتالوں کی تعداد و تفصیل

*6339:**ملک اختر حسین نول:** کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل کوٹ رادھاکشن اور تحصیل چونیاں میں کل کتنے پرائیویٹ ہسپتال ہیں، ان کے نام مع تفصیل جگہ فراہم کی جائے؟

(ب) کیایہ درست ہے کہ ان میں اکثر پرائیویٹ ہسپتال رجسٹرڈ نہ ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان پرائیویٹ ہسپتالوں کو رجسٹرڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تحصیل کوٹ رادھا کشن اور چونیاں میں موجود پرائیویٹ ہسپتالوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام ہسپتال	مقام	زیر نگرانی
1	نور ہسپتال	کلارک آباد کوٹ رادھا کشن	انوار احمد اختر، ڈاکٹر ثمینہ نور
2	الفاروق ہسپتال	کلارک آباد کوٹ رادھا کشن	ڈاکٹر خالق رحمانی
3	سروسز ہسپتال	کلارک آباد کوٹ رادھا کشن	ڈاکٹر اعجاز الحق سندھو
4	رندھاوا ہسپتال	رائے ونڈ روڈ کوٹ رادھا کشن	ڈاکٹر ایاز علی، ڈاکٹر فریدہ سروسز ڈاکٹر مسعود عزیز، ڈاکٹر امتیاز احمد
5	عمر ہسپتال	رائے ونڈ روڈ کوٹ رادھا کشن	ڈاکٹر محمد شفیق
6	کراچی کلینک	رائے ونڈ روڈ کوٹ رادھا کشن	ڈاکٹر صباء شاداب
7	رشید ہسپتال	پولیس چوکی گندھیاں روڈ	ڈاکٹر امتیاز ارشد
8	بخاری ہسپتال	پولیس چوکی گندھیاں روڈ	ڈاکٹر علی تجاری رضا بخاری
9	زاہد ہسپتال	برلب نہر کوٹ رادھا کشن	ڈاکٹر محمد افضل ایم ڈی
10	ظفر ہسپتال	محلہ ننج والا 51 چک روڈ	ڈاکٹر ظفر
11	طاہر ہسپتال	چک 55 روڈ، کوٹ رادھا کشن	ڈاکٹر طاہر ایم بی بی ایس
12	فیملی ہسپتال	چونیاں	ڈاکٹر ناہید
13	عمر ہسپتال	چونیاں	ڈاکٹر نواب دین
14	الشفاء ہسپتال	چونیاں	ڈاکٹر اشفاق
15	حبیب ہسپتال	چونیاں	ڈاکٹر محمد اشرف
16	عظیم ہسپتال	چونیاں	سردار محمد اکرم
17	الممتاز ہسپتال	چونیاں	ڈاکٹر کلثوم مبشر
18	علی ہسپتال	چونیاں	ڈاکٹر شوکت علی

(ب) ہاں! یہ درست ہے کہ ان میں سے کوئی بھی ہسپتال رجسٹرڈ نہ ہے کیونکہ رجسٹریشن کا کام ضلعی سطح پر موجود نہ ہے۔

(ج) اس بارے میں اگر کوئی قانون سازی کی جا رہی ہے تو ضلعی سطح پر اس کی معلومات نہ ہیں، ان تمام ہسپتالوں کو رجسٹرڈ کرنا چاہئے جس سے گورنمنٹ کو revenue مل سکتا ہے۔ اس ضمن میں مزید عرض ہے کہ حکومت پنجاب نے پرائیویٹ ہسپتالوں، کلینکس و ڈسپنسریوں کو رجسٹرڈ کرنے اور انہیں قانون کے دائرہ کار میں لانے کے سلسلے میں "پنجاب ہیلتھ کیئر

کمیشن"قائم کر دیا ہے۔اس سلسلہ میں ضروری قوانین بنائے جا رہے ہیں۔ مزید برآں ڈاکٹروں اور متعلقہ سٹاف کے لئے minimum service delivering standards بنائے جارہے ہیں جن کے تحت تمام پرائیویٹ ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کی رجسٹریشن کی جائے۔

قصور، بغیر لائسنس میڈیکل سٹورز اور غیر معیاری ادویات سے متعلقہ تفصیل

*6340: ملک اختر حسین نول: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع قصور میں اکثر میڈیکل سٹور بغیر لائسنس کام کر رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان میڈیکل سٹورز پر ادویات غیر معیاری فروخت ہو رہی ہیں جن سے مریضوں کی جان بھی جا سکتی ہے؟

(ج) کیا حکومت فوری طور پر تمام میڈیکل سٹورز کے لائسنس چیک کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور جعلی ادویات بیچنے والے میڈیکل سٹورز کے مالکان اور سیل مینوں کے خلاف کارروائی کرنے کا بھی ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع قصور میں رجسٹرڈ میڈیکل سٹوروں کی تعداد 715 ہے اس کے علاوہ اگر کوئی بغیر لائسنس کام کرتا ہے تو اس کی دکان سیل کر کے چالان کر دیا جاتا ہے سال 12-2011 میں 190 سٹوروں کے خلاف ڈرگ کورٹ لاہور میں کاروائی کی گئی جس پر عدالت نے 7 لاکھ 19 ہزار روپے جرمانہ کیا اور تاحال بغیر لائسنس کام کرنے والوں کے خلاف کارروائی جاری ہے۔

(ب) میڈیکل سٹورز پر فروخت کی جانے والی ادویات کو بلا تخصیص لاہور ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری بھیجا جاتا ہے۔ سال 12-2011 میں 1284 مختلف ادویات کے نمونے برائے تجزیہ لیبارٹری روانہ کئے گئے جن میں سے 39 غیر معیاری قرار پائے جن کے خلاف کارروائی مکمل کر کے کیسز کوالٹی کنٹرول بورڈ لاہور کو روانہ کئے جا چکے ہیں۔

(ج) گورنمنٹ آف پنجاب نے بغیر لائسنس کام کرنے والے سٹورز کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے ضلع بھر میں تین ڈرگ انسپکٹرز اور چار ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسرز تعینات کر رکھے ہیں جو شکایت کی صورت میں قانون کے مطابق کاروائی کریں گے۔

پی پی۔117 منڈی بہاؤالدین، ہسپتال و مراکز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*6382: جناب آصف بشیر بھاگٹ: کیاوزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔117 منڈی بہاؤالدین میں ہسپتال و مراکز صحت کتنے ہیں؟

(ب) ان کو سال 09۔2008 اور 10۔2009 کے دوران کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ج) ان میں ڈاکٹرز کی کتنی اسامیاں خالی ہیں اور یہ کب تک پُر کر دی جائیں گی؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پی پی۔117 منڈی بہاؤالدین میں ایک THQ ہسپتال دو RHCs اور 10 بنیادی مراکز صحت ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(i) تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال پھالیہ

(ii) دیہی مراکز صحت، پاہڑیانوالی اور جوکالیاں

(iii) بنیادی مراکز صحت، کھوسر، کالوپنڈی، گھنیاں، دھریکاں، چاڑانوالہ، حاصلانوالہ، بانسی خورد، دھول رانجھا، لالہ پنڈی اور کالاشادیاں

(ب) ان اداروں کو مالی سال 09-2008، 10-2009، 11-2010، 11-2010 اور 12۔2011 کے دوران فراہم کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نان ڈویلپمنٹ

نام سنٹر	2008۔09	2009۔10	2010۔11	2011۔12
THQ ہسپتال پھالیہ	155981000/-روپے	17264000/-روپے	225438000/-روپے	33706500/-روپے
RHC جوکالیاں	5750000/-روپے	5638000/-روپے	7718000/-روپے	12055500/-روپے
RHC پاہڑیانوالی	7867000/-روپے	6503000/-روپے	9452000/-روپے	16186900/-روپے
BHU(10)	7758000/-روپے	9426000/-روپے	19258000/-روپے	29813680/-روپے

ڈویلپمنٹ

نام سنٹر	2008۔09	2009۔10
THQ ہسپتال پھالیہ	2103810/-روپے	3870000/-روپے
	577605/-روپے	
	28000/-روپے	
	516000/-روپے	
RHC جوکالیاں	115000/-روپے	620000/-روپے
RHC پاہڑیانوالی	1332450/-روپے	4400000/-روپے
بنیادی مراکز صحت(10)	1240000/-روپے	1124000/-روپے

(ج) مندرجہ بالا ہسپتالوں میں ڈاکٹرز کی منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تعداد درج ذیل ہے۔

نام ہسپتال	منظور شدہ اسامیاں	خالی اسامیوں
THQہسپتال پھالیہ	20	06
RHCجوکالیاں	5	3
RHCپاہڑیانوالی	05	02

تمام بی ایچ یوز پر ڈاکٹرز کی ایک ایک اسامی منظور شدہ ہیں۔ چاڑانوالہ میں ڈاکٹرز کی تقرری کے لئے سفارشات محکمہ صحت کو بھیج دی گئی ہیں جس پر جلد ہی آرڈرز ہو جائیں گے اور بی ایچ یو کالوپنڈی، بی ایچ یو بانسی خورد اور بی ایچ یو کالا شادیاں پر ڈاکٹر کی ایک ایک اسامی خالی ہے جبکہ باقی تمام بی ایچ یوز پر ڈاکٹرز موجود ہیں اور مریضوں کو طبی سہولیات بہم پہنچا رہے ہیں۔

خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے ضلعی سطح پر ہر ماہ کی پہلی اور تیسری جمعرات کو واک ان انٹرویو ہو رہے ہیں جیسے ہی کوئی موزوں امیدوار دستیاب ہو گا خالی اسامیوں کو پُر کر دیا جائے گا۔

صوبہ میں چلڈرن ہسپتالوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*6402: میاں نصیر احمد: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں اس وقت کل کتنے چلڈرن ہسپتال موجود ہیں؟

(ب) صوبہ پنجاب میں آئندہ کتنے چلڈرن ہسپتال بنانے کا منصوبہ زیر غور ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) صوبہ پنجاب میں اس وقت 2 چلڈرن ہسپتال موجود ہیں۔ جن میں سے ایک چلڈرن ہسپتال لاہور جبکہ دوسر چلڈرن کمپلیکس ملتان میں واقع ہے۔

(ب) حکومت پنجاب محکمہ صحت 410 بستروں پر مشتمل ایک ہسپتال بہاولپور میں تعمیر کروا رہی ہے جو کہ تکمیل کے آخری مراحل میں ہے لہذا علیحدہ سے چلڈرن کمپلیکس تعمیر کرنے کی بجائے اس ہسپتال میں 100 بستر بچوں کے لئے شامل کر دیئے ہیں۔

وزیر اعلیٰ پنجاب نے فیصل آباد میں چلڈرن ہسپتال قائم کرنے کے احکامات صادر فرمائے ہیں۔ پرنسپل فیصل آباد نے اس مقصد کے لئے زمین کا قبضہ حاصل کر لیا ہے اور منصوبہ کی

تیاری کے لئے کام جاری کر دیا گیا ہے۔ جو نہی PC-I تیار ہو گا یہ منظوری کے لئے PDWP کے سامنے پیش کر دیا جائے گا۔

گجرات، ہسپتالوں اور برن سنٹرز کی تعداد و دیگر تفصیل

*6410: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں کل کتنے ہسپتال ہیں؟

(ب) ضلع گجرات میں کتنے ہسپتالوں میں برن سنٹر ہیں؟

(ج) کتنے ہسپتالوں میں ٹیچنگ سنٹر ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع گجرات میں قائم ہسپتالوں کی تعداد درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام ہسپتال	تعداد ہسپتال	تعداد بیڈز
1	عزیز بھٹی شہید ضلعی ہیڈ کوارٹر ہسپتال گجرات	1	322
2	تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال، کھاریاں	1	40
3	ٹراما سنٹر لالہ موسیٰ	1	50 بیڈز
4	سول ہسپتال (جلال پور جٹاں، کوٹلہ ارب علی خان	2	فی 20 بیڈز
5	گورنمنٹ میٹرنٹی ہسپتال (گجرات، منگووال، لالہ موسیٰ، ڈنگہ، گلیانہ)	5	فی 20 بیڈز
6	دیہی مراکز صحت	10	فی 20 بیڈز
7	بنیادی مراکز صحت	90	فی 20 بیڈز

(ب) ضلع گجرات میں ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں 4 بستروں پر مشتمل ایک برن یونٹ ہے جس کے انچارج چیف کنسلٹنٹ، سرجن ڈاکٹر شاہد سعید خان ہیں۔

(ج) ضلع گجرات میں درج ذیل ٹیچنگ سنٹرز ہیں۔

نمبر شمار	نام سنٹر	تعداد طلباء
1	نواز شریف میڈیکل کالج	100 فی سال
2	جنرل نرسنگ سکول	25 فی سال
3	ڈسپنسر ٹریننگ سکول	30 فی سال
4	کمیونٹی مڈ وائفری سکول	40 فی سال

تھیلیسیمیا کے مرض میں مبتلا بچوں کے لئے ہنگامی بنیادوں پر اقدامات اٹھانے کا معاملہ

*6521: میاں نصیر احمد: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا حکومت تھیلیسیمیا کے مرض میں مبتلا بچوں کے لئے پنجاب کے ہر ضلعی ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں علاج کی سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ چلڈرن ہسپتال لاہور میں تھیلیسیمیا کے مریض بچوں کے لئے لیبارٹری کی سہولت موجود نہ ہے؟

(ج) چلڈرن ہسپتال لاہور میں حکومت کی طرف سے تھیلیسیمیا کے مریض بچوں کو کیا کیا سہولیات دی جاتی ہیں؟

(د) تھیلیسیمیا کے مرض کے خاتمہ کے لئے حکومت ہنگامی بنیادوں پر اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تھیلیسیمیا کے مرض کے خاتمے کے لئے حکومت پنجاب نے تھیلیسیمیا پریونشن پروگرام کا آغاز کر دیا ہے جس کی پراجیکٹ ڈائریکٹر پروفیسر شمسہ ہمایوں ہیں۔اس پروگرام کے تحت پنجاب بھر میں تھیلیسیمیا سے بچاؤ اور خاتمے کی مکمل سہولیات جن میں تھیلیسیمیا کا بلڈ ٹیسٹ، جنسیاتی مشاورت، تشخیص قبل از وقت پیدائش اور ڈی این اے لیب جیسی سہولیات شامل ہیں، فراہم کی جائیں گی۔اس پروگرام کی کل لاگت 14 کروڑ 74 لاکھ روپے ہے۔ہر ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں پنجاب تھیلیسیمیا پریونشن پروگرام کی ٹیم موجود ہو گی، جو گاؤں گاؤں، محلہ محلہ جا کر تھیلیسیمیا سے بچاؤ کی سہولیات اور اقدامات بلڈ ٹیسٹ، عوام میں آگاہی وغیرہ فراہم کرے گی۔

پنجاب تھیلیسیمیا پریونشن پروگرام کے زیر اہتمام چار علاقائی سنٹرز لاہور، ملتان، بہاولپور اور راولپنڈی میں قائم کر دیئے گئے ہیں۔پنجاب کے مختلف اضلاع ان علاقائی سنٹرز کے ساتھ ملحق کر دیئے گئے ہیں۔راولپنڈی کے ساتھ اٹک اور جہلم، ملتان کے ساتھ خانیوال اور مظفر گڑھ، بہاولپور کے ساتھ، بہاولنگر، وہاڑی اور لودھراں جبکہ لاہور کے ساتھ گوجرانوالہ، قصور، شیخوپورہ، فیصل آباد اور ٹوبہ ٹیک سنگھ کے اضلاع ملحق کر دئے گئے ہیں۔ان ہسپتالوں

کی لیبارٹریوں کو تھیلیسیمیا بلڈ ٹیسٹ کے لئے ضروری مشینری فراہم کی جارہی ہے۔ دیگر سہولیات کے علاوہ ان سنٹرز پر تشخیص قبل از پیدائش کی سہولت بھی فراہم کی جارہی ہے۔ پنجاب تھیلیسیمیا پریونشن پروگرام کے تحت لیڈی ویلنگڈن ہسپتال لاہور میں جدید ڈی این اے لیب قائم کی جارہی ہے جو کہ جلد کام شروع کردے گی۔

(ب) یہ درست نہیں کہ چلڈرن ہسپتال لاہور میں تھیلیسیمیا کے مریض بچوں کے لئے لیبارٹری کی سہولیات موجود نہیں ہیں۔ چلڈرن ہسپتال لاہور میں تھیلیسیمیا کی تشخیص اور علاج کے دوران فولاد کا لیول چیک کرنے کے ٹیسٹ کی سہولت موجود ہے۔ تھیلیسیمیا کی تشخیص کے لئے hplc based hemoglobin electrophoresis کا ٹیسٹ کیا جاتا ہے اور فولاد کا لیول چیک کرنے کے لئے Serum Ferritin کا لیول چیک کیا جاتا ہے۔

(ج) تھیلیسیمیا کے مریضوں کے لئے چلڈرن ہسپتال لاہور میں تشخیص کے علاوہ علاج کی سہولیات موجود ہیں جن میں خون کی سکریننگ کے بعد خون کا انتقال اور مریض کے جسم میں اضافی فولاد مہیا کرنے کے لئے ادویات دی جاتی ہیں۔ جو کہ گولی اور انجکشن کی صورت میں ہوتی ہے۔

(د) تھیلیسیمیا کے مرض کے خاتمے کے لئے حکومت پنجاب نے تھیلیسیمیا پریونشن پروگرام کا آغاز کر دیا ہے۔ جس کے تحت پنجاب بھر میں تھیلیسیمیا سے بچاؤ اور خاتمے کی مکمل سہولیات جن میں تھیلیسیمیا کا بلڈ ٹیسٹ، جنسیاتی مشاورت، تشخیص قبل از وقت پیدائش اور ڈی این اے لیب جیسی سہولیات شامل ہیں، فراہم کی جائیں گی۔ اس پروگرام کی کل لاگت 14 کروڑ 74 لاکھ روپے ہے جبکہ مالی سال 13-2012 میں متذکرہ پروگرام کے لئے 3 کروڑ 50 لاکھ روپے کی خطیر رقم مختص کی گئی ہے۔ جو کہ تھیلیسیمیا کے بچاؤ اور خاتمے میں اہم کردار ادا کرے گا اور امید ہے کہ اگلے چند سالوں میں صوبہ پنجاب میں تھیلیسیمیا پر قابو پانے میں بڑی حد تک کامیاب ہو جائے گا۔

ضلع بھکر-'BHUs' اور 'RHCs' کی تعداد و دیگر تفصیلات

*6584: محترمہ انجم صفدر: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

ضلع بھکر میں BHUs اور RHCs کی تعداد کتنی ہے اور اوسطاً کتنی آبادی کو کون کون سی طبی سہولیات فراہم کر رہے ہیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

ضلع بھکر میں 40 بی ایچ یوز اور 3 آر ایچ سیز ہیں، جو کہ ضلع بھکر کی تقریباً 85 فیصد آبادی کو مندرجہ ذیل سہولتیں فراہم کر رہے ہیں۔

RHCs میں فراہم کی جانے والی طبی سہولیات:

او پی ڈی، In door، ایمرجنسی، ایکسرے، ایمبولینس سروس، ای پی آئی ویکسی نیشن، ڈینٹل سروسز، لیبارٹری، ایم سی ایچ سروسز، میڈیکل اینڈ سرجیکل سروسز، TB-DOTS، ڈلیوری، c-section، فیملی پلاننگ، ہیلتھ ایجوکیشن، ہومیو ڈسپنسری، طبی ڈسپنسری، مائنر آپریشن، نیشنل MNCH پروگرام، EmONC پروگرام کے تحت چوبیس گھنٹے فری ڈلیوری۔

BHUs میں فراہم کی جانے والی سہولیات:

OPD، روٹین ای پی آئی ویکسی نیشن، ایم سی ایچ سروسز، ڈلیوری اینڈ مائنر گائنی پرابلم، TB-DOTs، فیملی پلاننگ، ہیلتھ ایجوکیشن، 09 بنیادی مراکز صحت میں EmONC پروگرام کے تحت چوبیس گھنٹے فری ڈلیوری، 14 بنیادی مراکز صحت میں CMAM پروگرام۔

گورنمنٹ کوٹ خواجہ سعید ہسپتال لاہور کی تفصیلات

*6595: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ کوٹ خواجہ سعید ہسپتال لاہور میں تعینات نرسز کی رہائش کے لئے پرائیویٹ رہائش ایکوائر کی گئی ہے؟

(ب) اس کا ماہانہ کرایہ کتنا ہے اس کے مالک کا نام، پتا جات بتائیں نیز agreement کی کاپی مہیا کی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس ہسپتال میں تعینات تمام نرسز کو زبردستی اس جگہ رہائش رکھنے پر انتظامیہ مجبور کر رہی ہے رہائش نہ رکھنے والی نرسز سے بھی زبردستی ہاؤس رینٹ کی کٹوتی کی جا رہی ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس رہائش گاہ میں رہائش رکھنے والی نرسز سے اس ہسپتال کی انتظامیہ زبردستی دو ہزار روپے ماہانہ ان کی تنخواہوں سے ہاؤس رینٹ کے علاوہ کٹوتی کرتی ہے؟

(ہ) کیا حکومت درج بالا مسائل حل کرنے اور اس ہسپتال کی انتظامیہ کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ نرسز کی رہائش کے لئے پرائیویٹ رہائش گاہ حاصل کی گئی تھی تاہم دسمبر 2011 میں یہ رہائش خالی کروا کے نئے تعمیر شدہ گورنمنٹ ہاسٹل میں رہائش مہیا کر دی گئی ہے۔

(ب) میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈی ایچ کیو ہسپتال II- کوٹ خواجہ سعید لاہور اور مالک مکان نسیم احمد ولد شفیق احمد سکنہ مکان نمبر 19 گلی نمبر 24 پاک نگر مصری شاہ لاہور کے مابین نرسنگ ہاسٹل کا ماہانہ کرایہ مبلغ 65 ہزار روپے طے پایا۔ Rent Agreement کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ یہ معاہدہ 09-09-01 سے شروع ہوا۔

(ج) جی نہیں! ایسا نہیں کیا گیا اور نہ ہی اس بابت کوئی شکایت موصول ہوئی ہے۔

(د) جی نہیں!

(ہ) گورنمنٹ ہاسٹل کی تعمیر مکمل ہوگئی ہے اور 2011 سے نرسز نئے تعمیر شدہ گورنمنٹ ہاسٹل میں رہائش پذیر ہیں اور پرائیویٹ رہائش گاہ کا مسئلہ حل ہوگیا ہے۔

غیر معیاری اشیاء کی فروخت کی تفصیلات

*6598: چودھری ظہیر الدین خان: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایک مستند سروے کے مطابق صوبہ میں 90 فیصد غیر معیاری اشیاء فروخت ہو رہی ہیں حکومت نے اس مسئلہ کے تدارک کے لئے جو اقدامات اٹھائے ہیں، ان کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) اشیاء کے معیار کی جانچ کے لئے صوبہ میں کتنے انسپکٹر کام کر رہے ہیں اور کیا ان کی کارکردگی تسلی بخش ہے؟

(ج) محکمہ کو مذکورہ مقصد کے لئے مالی سال 10-2009 میں کتنے فنڈ فراہم کئے گئے، کیا یہ فنڈز کافی ہیں یا نہیں، اگر نہیں تو فنڈز کے اضافہ کے لئے محکمہ کیا اقدامات کر رہا ہے تاکہ عوام کو معیاری اشیائے ضروریہ فراہم کی جا سکیں، تفصیل سے ایوان کو مطلع کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) محکمہ صحت کے زیر نگرانی گورنمنٹ پبلک اینالسٹ لاہور اور گورنمنٹ پبلک اینالسٹ ملتان صوبہ بھر سے بھیجے جانے والے خوارک کے نمونہ جات کے تجزیہ کی سہولیات مہیا کرتی ہیں۔ تجزیاتی رپورٹس متعلقہ اداروں کو قانونی کارروائی کے لئے ارسال کر دی جاتی ہیں۔

مزید یہ کہ غیر میعاری اشیاء کی روک تھام کے لئے حکومت پنجاب "پنجاب فوڈ اتھارٹی" کا قیام عمل میں لائی ہے۔ جس نے باقاعدہ کام شروع کر دیا ہے۔کاپ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اشیاء کے معیار کی جانچ پڑتال کے لئے صوبہ میں فوڈ انسپکٹرز کی بھرتی پنجاب فوڈ اتھارٹی کے دائرہ اختیار میں ہے اور ان کی کارکردگی کی جانچ پڑتال بھی یہی اتھارٹی کرتی ہے اور پنجاب فوڈ اتھارٹی محکمہ فوڈ کے تحت کام کرتی ہے۔

(ج) مالی سال 10-2009 کے دوران محکمہ صحت نے ملاوٹ کی روک تھام کے لئے لیبارٹریز کو جدید بنیادوں پر تعمیر و ترقی کے لئے 32.520 ملین روپے مختص کئے تھے، مگر Financial Austerity Measures کی بناء پر فنڈز جاری نہ ہو سکے۔

اب پنجاب فوڈ اتھارٹی کا قیام ہو چکا ہے۔ فوڈ سے متعلقہ تمام معاملات فوڈ اتھارٹی کے دائرہ اختیار میں آتے ہیں۔

ضلع بہاولنگر۔آر ایچ سی میں لیڈی ڈاکٹر کی تعیناتی کی تفصیلات

*6732: محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ): کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یونین کونسل نمبر 101 تحصیل منچن آباد ضلع بہاولنگر میں R.H.C قائم ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سنٹر میں لیڈی ڈاکٹر کی اسامی منظور شدہ ہے مگر وہاں پر لیڈی ڈاکٹر تعینات نہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سنٹر میں مرد ڈاکٹروں کی دو اسامیاں ہیں مگر صرف ایک ڈاکٹر ڈیوٹی پر حاضر ہوتے ہیں اور اس ڈاکٹر سے خواتین بھی طبی معائنہ کروانے پر مجبور ہیں؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سنٹر میں جلد از جلد لیڈی ڈاکٹر تعینات کرنے کو تیار ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! یونین کونسل 101 تحصیل منچن آباد ضلع بہاولنگر میں 2 آر ایچ سیز ہیں جن میں سے ایک RHC منڈی صادق آباد اور ایک RHC میکلیوڈ گنج قائم ہیں۔

(ب) جی ہاں! مذکورہ سنٹرز پر لیڈی ڈاکٹر کی ایک ایک اسامی منظور شدہ ہے تاہم ڈاکٹرز کی عدم دستیابی کی وجہ سے لیڈی ڈاکٹر تعینات نہ ہیں۔

(ج) یہ درست ہے کہ مذکورہ بالا دونوں آر ایچ سیز پر مرد ڈاکٹروں کی دو دو اسامیاں منظور شدہ ہیں اور دونوں RHCs پر ایک ایک میڈیکل آفیسر تعینات ہے۔ وومن میڈیکل آفیسرز کی پوسٹ دونوں RHCs میں موجود ہیں مگر خالی پڑی ہیں۔ تاہم دونوں RHCs پر چھ چھ نرسیں اور تین تین لیڈی ہیلتھ وزیٹرز تعینات ہیں جو کہ خواتین کو ابتدائی طبی سہولیات فراہم کرتی ہیں۔

(د) ضلع بہاولنگر پنجاب کا پسماندہ ضلع ہے جہاں پر ڈاکٹرز کی شدید کمی ہے۔ اس پسماندہ ضلع میں ڈاکٹرز تعیناتی کے لئے بمشکل تیار ہوتے ہیں۔ تاہم محکمہ صحت حکومت پنجاب کی ہدایات کی روشنی میں ہر ماہ کی پہلی اور تیسری جمعرات کو واک ان انٹرویو کے تحت ڈاکٹرز کے انٹرویو ضلعی سطح پر ہو رہے ہیں۔ جیسے ہی کوئی موزوں امیدوار میسر ہوگا تو یہ خالی اسامیاں پُر کر دی جائیں گی۔

کورم کی نشاندہی

جناب محمد عثمان بھٹی: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے، گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)
کورم پورا نہیں ہے۔ پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہذا اجلاس مورخہ 6۔نومبر 2012 بروز منگل صبح 10 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔